ماہنامہ
الحقیقہ
پاکستان
مجلہ

جلد 9 | جنوری 2009 محرم الحرام ۱۴۳۰ھ | شمارہ 5



شہیدِ اعظم رضی اللہ عنہ اور درسِ کربلا

حضور نقشِ لاثانی قدس سرہ العزیز کا اندازِ تربیت





غیرت و ہمت کا گنجینۂ گوہرِ حسین رضی اللہ عنہ

اداریہ

گوشۂ خواتین

اسلامی پردہ اور عفتِ خواتین



شیرانِ اسلام کا قافلہ رواں دواں



میرا قبولِ اسلام

مزرائیت کے حوالے سے پُر درد اور سبق آموز تحریر

نعت شریف

سورج اے تیرا ذرہ ، اے تاجدار طیبہ
کعبہ اے تیرا شیدا ، اے تاجدار طیبہ
حسن تمام توں ایں ، تیرے ای جلویاں دا
یوسف نوں ملیا حصہ ، اے تاجدار طیبہ
کیہ تیریاں برکتاں دی ، گنتی کسے نوں آوے
بتخانہ بنیا قبلہ ، اے تاجدار طیبہ
مسکیناں بیکساں نوں غمگیناں ماڑیاں نوں
بن تیرے کون پچھدا اے تاجدار طیبہ
بندے نوں رب ملایا ، تیراای ہے ایہہ صدقہ
بندہ سے بنیا بندہ ، اے تاجدار طیبہ
آقا ایہہ تیری امت ، آفت تے آوے آفت
ہر پاسے رولا گولا ، اے تاجدار طیبہ
للکارے کفر انھوں ، منہ مارے شرک انھوں
تھاں تھاں تواں پواڑا ، اے تاجدار طیبہ
سب کفر اج اکٹھا ، دشمن نیں سارے یکجا
ملت اے پارہ پارہ اے تاجدار طیبہ
کنھوں ایہہ غم سنایئے ، دل دے زخم دکھایئے
تیرے بنا نہ چارہ ، اے تاجدار طیبہ
دشمن مکار وی اے ، جنگ نوں تیار وی اے
کردا اے روز جھگڑا ، اے تاجدار طیبہ
مرشد دا صدقہ آقا ، آسی دا سن لے رونا
کر عشق اپنا زندہ ، اے تاجدار طیبہ

حضور مفکر اسلام علیہ الرحمہ

ماہنامہ الحقیقہ پاکستان

جلد 9 جنوری 2009 محرم الحرام ۱۴۳۰ھ شمارہ 5

فہرست

غیرت و ہمت کا ہے گنجینہ گوہر حسین اداریہ 2

اتحاد ملت کی ضرورت و صورت 10

شہید اعظم اور درس کربلا 24

حضور نقش لاثانی کے اخلاق کریمانہ 30

میرا قبول اسلام 35

اسلامی پردہ اور عفت خواتین 39

عصر حاضر کے تقاضے اور علماء کی ذمہ داریاں 43

محبتوں اور جراتوں کا قافلہ رواں دواں 47

پبلشر محمد عطاء الحق ... فون 0542-451734 ... سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

یونس ـ ۶۲

ترجمہ: سُن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

کلمۃ الحقیقہ　　　　　　　　　　　　اداریہ

غیرت و ہمت کا ہے گنجینہ گہرِ حسین رضی اللہ عنہ

سعید آسوی کے قلم سے

سیماب نظر آتی ہے مجھے ہر چیز اداس اور آزردہ

نصرت غمگیں ہو جاتی ہے جب ماہِ محرم آتا ہے

اسلامی تقویم کے نئے سال ۱۴۳۳ھ کا آغاز یکم محرم سے ہو چکا ہے۔ ہر سال ماہِ محرم میں اہلِ محبت کے بادشاہ اور اہلِ شہادت کے تاجدار، نواسہ رسول، جگر گوشہ بتول، شہزادہ گلگوں قبا، سراپا صدق و صفا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے عظیم ترین سانحہ شہادت کی یاد دلاتا اور تڑپاتا ہے۔ آپ کی اس بے مثال قربانی پر اسلام اور اہلِ اسلام جتنا ناز کریں کم ہے۔ کہاں مدینہ منورہ کی سکون بخش بہاریں اور مکہ معظمہ کی لاہوتی فضائیں اور کہاں دشتِ نینوا کی ریت اور جھلسا دینے والی ہوائیں، نہ کوئی مصلحت آڑے آئی، نہ کسی کے رعب یا لالچ نے آپ کے پائے استقلال میں ڈگمگاہٹ پیدا کی۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ رجب کی ستائیسویں شب تھی، جب امینِ اسرارِ رحمانی، قاسمِ نعمائے ربانی، عالمِ علومِ عرفانی، دانائے اسرارِ نہانی یعنی حضور احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ مکہ معظمہ سے اپنے رب کے دیدار کیلئے لامکاں کی طرف سفرِ معراج پر روانہ ہوئے تھے۔ اور پھر یہی رات تھی، جب عینِ عیونِ نور، معطیِ الہباء والسرور، اور شافعِ یوم النشور ﷺ کا نواسہ، مدینہ منورہ کے حالات کو پر سکون دیکھنے کی آرزو میں مکہ معظمہ کی طرف عازمِ سفر ہوا تھا۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ ذوالحجہ میں جب حجاج قربانی کے جانور لے کر مکہ معظمہ سے منیٰ مقدس کی طرف نکلتے ہیں، ملتِ اسلامیہ کا شہیدِ اعظم علی اکبر، علی اصغر، عون و محمد رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر میدانِ کربلا کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت اقبال فرماتے ہیں۔

بہر ابراہیم و اسمٰعیل بود

یعنی آں اجمال را تفصیل بود

مقصد یہ کہ ابراہیم علیہ السلام منیٰ کی طرف اپنے لختِ جگر کو قربان کرنے کیلئے جا رہے تھے اور ان کے لختِ جگر جناب اسمٰعیل علیہ السلام قربان ہونے کیلئے جا رہے تھے مگر شہسوارِ کربلا (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھئے۔ ایک طرف تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح قربان ہونے کیلئے جا رہے

ہیں اور پھر دوسری طرف بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں اور دوسرے جانثاروں کو قربان کرنے کیلئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی طرح جا رہے ہیں۔
خوب فرمایا حکیم الامت اقبال نے

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسین رضی اللہ عنہ ابتدا ہے اسمٰعیل علیہ السلام

یہ سانحہ شہادت 10 محرم ۶۱ھ کو کربلا کے سنگلاخ کی تپتی ہوئی ریت پر رونما ہوا جب یزید پلید کی کم از کم بائیس ہزار افواج نے راکبِ دوشِ رسول ﷺ کو صرف بہتر ساتھیوں سمیت دریائے فرات کے کنارے انتہائی بے رحمی کے ساتھ بھوکا پیاسا رکھ کر دعوت پیکار دی اور نوجوانان جنت کا سردار کسی مصلحت دنیوی کو خاطر میں لائے بغیر محض اسلام کے تحفظ کی خاطر صبر و استقامت سے لیس ہو کر میدان میں ڈٹ گیا۔

دوپہر تک خاندان نبوت کے تمام چشم و چراغ، جملہ اعوان و انصار ایک ایک کر کے شہید ہو گئے۔ ہر تڑپتی ہوئی لاش کی آخری ہچکیوں پر امام عالی مقام میدان میں پہنچے، گود میں اٹھایا، خیمے تک لائے، زانو پہ سر رکھا اور جاں نثار نے دم توڑ دیا۔

نظر کے سامنے جن لاشوں کا انبار ہے ان میں نازوں پالے جگر کے ٹکڑے بھی ہیں اور آنکھ کے تارے بھی۔ بھائی اور بہن کے لاڈلے بھی اور باپ کی نشانیاں بھی، ان بے گور و کفن لاشوں پر کون آنسو بہائے اور کون جلتی ہوئی آنکھوں پر تسکین کا مرہم رکھے۔ دوسری طرف حرم نبوت کی خواتین ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں ہیں، سوگوار مائیں اور آشفتہ حال بہنیں ہیں۔ ان میں وہ بھی ہیں جنکی گودیں خالی ہو چکی ہیں۔ عورت ذات کے دل کا آبگینہ یونہی نازک ہوتا ہے، ذرا سی ٹھیس جو برداشت نہیں کر سکتا۔ آہ اس پر آج پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔

سب کے سب جام شہادت نوش کر چکے۔ تنہا ایک ابن حیدر کی ذات باقی رہ گئی ہے۔ اب وہ بھی رختِ سفر باندھ رہے ہیں۔ ملت کی تطہیر اور حمایت حق کا فرض نیزوں پر چڑھ کے آواز دے رہا ہے۔ بالآخر اہل بیت کے ناخدا، کعبہ کے پاسبان، نانا جان کی شریعت کے محافظ، حضرت امام رضی اللہ عنہ سر پر کفن باندھ کر لشکر اعداء کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اس ساری داستان میں یہی وہ مقام ہے جہاں انسان کا کلیجہ شق ہو جاتا ہے۔ بلکہ پتھروں کا جگر بھی پانی ہو کر بہنے لگتا ہے۔ تین دن کا بھوکا پیاسا مسافر سارا کنبہ لٹا کر تن تنہا بائیس ہزار تلواروں کے نرغے میں ہے اور دشمنوں کی خون ریز یلغار چاروں طرف سے بڑھتی چلی آ رہی ہے۔ آقا حسین رضی اللہ عنہ اس حالت میں ایک آواز بلند کرتے ہیں

لَو کَانَ دِینُ مُحَمَّدٍ لَم یَستَقِم
اِلَّا بِقَتلِی یَا سُیُوفُ خُذُونِی

اگر حسین کے قتل کے سوا نانے کا دین قائم نہیں ہو سکتا تو حسین اعلان کرتا ہے۔ تلوارو آ جاؤ۔۔۔۔ تیرو آ جاؤ۔۔۔ نیزو آ جاؤ۔۔۔ حسین کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔۔۔ آج حسین اپنے جسم کے ٹکڑے کرا کے نانے کے دین کو قائم کرنے آیا ہے۔

دیکھنے والی آنکھیں اپنے میر کشور کو، اپنے مرکز امید کو، اپنے پیارے حسین (رضی اللہ عنہ) کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں کہ ایک نشانے پر ہزاروں تیر چلے۔ تلواریں بے نیام ہوئیں۔ فضا میں نیزوں کی انی چمکی اور دیکھتے ہی دیکھتے حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا راج دلارا زخموں سے چور، خون میں شرابور فرش زمین پر آ گرا اور گیتی کی ساری فضا غم و اندوہ سے بھر گئی۔

تذکرہ سبط ابن الجوزی کے مطابق آپ کے جسم مقدس پر تینتیس (۳۳) زخم نیزوں کے اور چالیس (۴۰) زخم تلوار کے جبکہ آپ کے
..راہن شریف میں ایک سو اکیس (۱۲۱) سوراخ تیروں کے تھے۔

تاہم تاریخ کی روایات میں اضطراب ہے۔

حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ کا ایک قول ہے۔ کسی نے امام رضا سے پوچھا کہ تمہارے دادا حسین رضی اللہ عنہ کو میدان کربلا میں کتنے زخم
..آئے تھے؟ تو امام رضا رو پڑے۔۔۔ فرمایا نہ پوچھو۔

اس نے مجبور کیا۔۔۔ روتے روتے آپ کی زبان سے نکلا۔۔۔ جتنے قرآن کے حرف ہیں۔

اسی طرح کسی نے حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ آپ کے دادا جان کو گھوڑے کی زین سے فرش زمین تک آتے کتنا
..قت لگا تو آپ نے فرمایا۔ تِسْعَ دَقِيْقَةً ۔۔ ۹ منٹ

پوچھنے والے نے کہا کہ۔۔۔ گھوڑے سے زمین پر آتے ۹ منٹ کیسے لگے حالانکہ ایک منٹ بھی نہیں لگتا۔ تو امام صاحب رو پڑے، فرمانے
..لگے۔ سلام ہو اس شہید پر۔۔۔ جس کا جسم ۹ منٹ تک نہ گھوڑے کی زین پر تھا۔۔۔ نہ فرش زمین پر۔۔۔ ۹ منٹ تک برچھیوں اور نیزوں پر معلق رہا۔
..ادھر والے ادھر پھینکتے۔۔۔ ادھر والے ادھر پھینکتے۔ ابن سعد کے حکم پر یزیدی فوج کے دس نابکاروں نے سیدہ کے لخت جگر کی نعش کو گھوڑوں کی ٹاپوں
..سے روند ڈالا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

خاندان رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے باقی ماندہ افراد کو قیدی بنا لیا گیا۔ شہیدوں کے سر نیزوں پر چڑھا لئے گئے اور کوفے کے کوچہ
..بازار میں ان قیدیوں اور شہیدوں کے سروں کا جلوس نکالا گیا۔ سروں کی تفصیل بھی سن لیجئے۔

بیس خاندان بنی ہاشم کے علاوہ تیرہ سر بنو کندہ کے، بیس سر بنو ہوازن کے، سترہ بنی تمیم کے، سولہ سر بنو اسد کے اور سات سر بنو مذحج کے۔

تاریخ انسانی کے اس دردناک ترین واقعے کو صدیاں گزرنے کے بعد بھی اس کا اثر یہ ہے کہ اپنے ہی نہیں پرائے بھی اسے سنتے ہی (دیکھ کر
..نہیں) اشکبار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر جس جس میں درد کا، انسانیت کا، غمخواری وغمگساری کا اور سوز وگداز کا جتنا خزانہ ہے، وہ اتنا ہی اور بھی غمزدہ ہو جاتا ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا قدس سرہ کی روایت کے مطابق شیخ الاسلام والمسلمین حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ نے
..محرم کے پہلے عشرہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا (فارسی عبارت کا اردو ترجمہ)

"اس عشرے میں کسی اور کام میں مشغول نہیں ہونا چاہئے سوا طاعت، تلاوت، دعا و نماز وغیرہ کے۔ اس لئے کہ اس (عشرے) میں قہر
..بھی ہوا ہے اور بہت رحمت الٰہی بھی نازل ہوئی ہے۔ بعد ازاں فرمایا کہ تجھے معلوم نہیں کہ اس عشرے میں حضور سرور عالم ﷺ پر کیا گزری؟ اور
..آپ ﷺ کے فرزندوں کو کس طرح بے رحمی سے شہید کیا گیا۔ بعض پیاس کی حالت میں شہید ہوئے کہ بدبختوں نے ان اللہ کے پیاروں کو پانی کا ایک
..قطرہ تک نہ دیا۔ جب شیخ الاسلام نے یہ بات فرمائی تو ایک نعرہ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑے، جب ہوش میں آئے تو فرمایا، کیسے سنگدل، کافر، بے
..توفیق، بے سعادت اور نامہربان تھے حالانکہ انہیں خوب معلوم تھا کہ یہ دین و دنیا اور آخرت کے بادشاہ ﷺ کے فرزند ہیں۔ پھر بھی انہیں بڑی بے
..دردی سے شہید کیا اور انہیں یہ خیال نہ آیا کہ کل قیامت کے دن حضرت خواجہ عالم ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ (راحت القلوب، شام کربلا)

دس محرم ۶۱ھ کو جب یہ واقعہ پیش آیا خود سرور عالم ﷺ کے دل پر کیا گزری تھی آئیے اس کا کچھ حال جانیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم راوی ہیں

''میں نے ایک روز دوپہر کے وقت خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے بال مبارک بکھرے ہوئے اور گرد آلود ہیں۔ دست مبارک میں خون بھرا شیشہ (یا شیشی) ہے۔ میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کیا ہے (مَا هٰذَا) فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں اسے آج صبح سے اٹھا رہا ہوں۔ (هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ) ابن عباس فرماتے ہیں۔ میں نے اس وقت کو اور تاریخ کو یاد رکھا۔ جب خبر آئی تو معلوم ہوا (حضرت) حسین (رضی اللہ عنہ) اسی وقت شہید کئے گئے تھے'' (بیہقی۔ احمد۔ مشکوۃ)

حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا، آپ کیوں رو رہی ہیں؟ فرمایا 'میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں روتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور آپ کے سر مبارک اور ریش اقدس پر گرد و غبار ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (ﷺ) یہ کیا حال ہے؟ (مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ) فرمایا میں ابھی حسین کی شہادت گاہ پر گیا تھا (شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا) (المستدرک۔ مشکوۃ)

ذرا اندازہ فرمایئے! جب سید الصابرین بلکہ قاسم صبر و رضا ﷺ کا یہ حال ہے تو کون سنگدل ہے، جو ذکر شہادت حسین رضی اللہ عنہ آنکھوں کی برسات کے بغیر پڑھ سکے یا لکھ سکے یا سنا سکے یا سن سکے۔

۱۰ محرم الحرام آ رہا ہے، شہید دشت کرب و بلا جلوہ گر، اسوہ حسنہ سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ دین پناہ میں عقیدت و محبت کے نذرانے پیش کرنے کیلئے جا بجا محافل منعقد ہو رہی ہیں۔ آپ نے اپنے اور اپنے اصحاب و اعوان کے خون سے جس طرح گلشن اسلام کی آبیاری فرمائی۔ اس کے تذکرے ہو رہے ہیں۔ علی اکبر و علی اصغر کی جوان و معصوم جان نثاری، قاسم و عباس کی بے نظیر جرات، عون و محمد کی قابل تقلید وفا، ابوبکر و عمر و عثمان [1] کی استقامت کے حق و صداقت پر مبنی قصے بیان کئے جا رہے ہیں۔ اس بے مثل قربانی و یکتا شہادت کے تذکار سے زمین و آسمان گونج رہے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر مناقب و مراثی اور اخبارات و جرائد میں مضامین، مقالات غرض

'کان جدھر لگایئے ان کی ہی داستان ہے'

پھر ۱۰ محرم کو حاکمان وقت اور زعماء ملت بہترین پیغامات کی میڈیا۔ ۔ ذریعے نشر و اشاعت کرتے ہیں۔ ۔ ۔ محسوس ہوتا ہے کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ایک فرد بھی نہیں جو نواسہ رسول ﷺ کی محبت سے خالی اور عقیدت سے محروم ہے۔ سب کے سب اسی محبوب محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء کے شیدائی اور ان کے نقطہ نظر کے فدائی ہیں۔ کاش حقیقتہً ایسا ہوتا اور اگر ایسا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا جیسا ہو رہا ہے۔ قول کے اعتبار سے واقعی سب محبان حسین ہیں اور فعل کے اعتبار سے ان میں ایک بھی محب حسین نہیں۔ گفتار کے آئینے میں سب یزید کے دشمن ہیں اور کردار کے پیمانے پر سب یزید کے 'اسوہ فاسقہ' کے تابع ہیں۔ ظاہر و باطن کے اس تضاد نے ہمارے رگ و ریشہ میں منافقت کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔

---

1 : شہدائے کربلا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تین صاحبزادے بھی شامل تھے جن کے اسماء ابوبکر و عمر و عثمان ہیں اور امام عالیمقام رضی اللہ عنہ کے تین صاحبزادے بھی جن کے یہی مبارک نام ہیں

آیئے ہم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ٹھنڈے دل سے سوچیں، کیا ہمارا حسینیت سے ذرہ بھر بھی کوئی تعلق ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو فرمایئے کیا صرف جلسہ وجلوس کے اہتمامات کر کے ہم اپنے فرضِ محبت سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ آیئے ہم اس عظیم واقعہ شہادت وقربانی کی عظمت ورفعت کا سچے دل سے اقرار کریں اور جہاں تک ہو سکے اسے اپنی کتابِ عمل کا عنوان بنائیں۔ ہم خدا ورسول اور نواسہ رسول کی مقدس ارواح کو خوش کرنے کیلئے اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر سے یزیدیت ومنافقت کی سنڈ اس کو باہر نکال پھینکیں اور اقلیم جاں سے یزید کو ملک بدر کر کے اسے 'حسین آباد' بنادیں۔ ہاں ہاں اب وقت کی یہی آواز ہے' حالات کا یہی تقاضا ہے اور قومی مسائل کا یہی حل ہے۔ ہماری غفلت، بے حسی اور لاپرواہی نے ہمیں اقوام عالم میں ذلیل کر کے رکھ دیا ہے۔ خوف غیر اللہ نے ہمارے قلوب وضمائر کو مردہ کر دیا۔ ہم احکم الحاکمین، رب کائنات کی بندگی سے بے پرواہ ہو کر دنیاوی بڑی طاقتوں کے کرسی نشینوں کی 'بندگی' کی دلدل میں دھنس چکے ہیں۔

۱۰ محرم کا یہ عظیم الشان دن اپنے رب کے نام پر اپنا سب کچھ لٹا دینے کا سبق دیتا ہے۔ یہ باطل سے صلح پر نہیں جنگ پر آمادہ کرتا ہے۔ یہ شیطنت اور یزیدیت سے ٹکرا جانے کا پیغام دیتا ہے۔ یہ وقت کے دھاروں میں بہہ جانے کا نہیں ان کو بدل دینے کا عزم وولولہ پیدا کرتا ہے۔ یہ اللہ کے حضور جھک جانے اور محبوب کائنات ﷺ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کو معراجِ حیات بتاتا ہے۔

انصاف کیجئے! اور اگر ضمیر میں کوئی رمق باقی ہے تو اس سے پوچھ کر بتایئے! ہم جس طرح ۱۰ محرم کا دن مناتے ہیں۔ کیا اس کا اس کے حقیقی تقاضوں سے کوئی تعلق ہے؟

ہمارے صدر بے قدر دیکھئے گا ۱۰ محرم کو کتنا 'شاندار' پیغام دیں گے مگر خود ان کی پالیسی اس پیغام کے مطابق ہے؟ وہ اور ان کا حکمران ٹولہ اہل اسلام کو کسی 'انتہا پسندی' نامی شے سے بچنے کی تکرار لگائے رکھتا ہے۔ اور اپنی تقاریر اور بیانات میں بار بار یہ فقرہ دہراتا ہے کہ "علما کو چاہئے کہ وہ اسلام کی 'اصل تصویر' لوگوں کے سامنے پیش کریں"' کیا کبھی یہ خود علماء کی محافل میں گئے ہیں یا انہوں نے خود اسلام کا مطالعہ کیا ہے، جو انہیں اسلام کی اصل تصویر کا علم ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اصل اسلام کا نام انہوں نے 'انتہا پسندی'' رکھ دیا ہے اور اپنے مطلوب، مجروح وناقص، بدشکل اور بے ڈھنگے افکار کا نام انہوں نے 'اسلام' رکھ لیا ہے۔

پھر پاکستان کے یہ حکمران اس بات کا جواب دیں کہ وطن عزیز میں بے حیائی وفحاشی کا جو سیلاب امڈا چلا آتا ہے اور میڈیا جس طرح بے لگام ہو چکا ہے، اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ پاکستانی قوم کو حیا اور یوں ایمان سے دور کرنے کی مساعی ناپاک عروج پر ہیں۔ رقص وسرور کی محافل میں ہمارے وزراء وحکام خود شرکت کرتے بلکہ اس کی سرپرستی کرتے ہیں، کیا یہ (نعوذ باللہ) 'اصل اسلام' ہے۔ انہوں نے امام پاک کی سیرت سے کیا سبق حاصل کیا۔ کیا بے حیائی کے کاموں کا مرتکب ہونا اور ناچ گانے کا دلدادہ ہونا یزید کی روش نہیں؟ غلام بنیں امام پاک کے اور پورے "خلوص" سے یزید کی اتباع کریں، اس سے زیادہ دوغلا پن کیا ہوگا۔

جہاں تک حزبِ مخالف کا تعلق ہے، سچی بات یہ ہے کہ ان میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں جنہیں اسلام کا ذرا پاس ہے نہ اللہ ورسول (جل وعلا وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کوئی شرم ہے۔ 'ق لیگ' وہ بدبخت جماعت ہے جس کے سیاہ نامہ اعمال میں مساجد کی شہادت اور فحاشی کی اشاعت جیسے مکروہ اعمال درج ہیں۔ فضل الرحمن کو پاکستان سے نفرت وراثت میں ملی ہے۔ جماعت اسلامی کو اگر اسلام سے دلچسپی ہوتی تو فرمایئے اتنا

لمبا عرصہ لاہور کا ناظم رہنے والا عامر محمود کون ہے؟ اور لاہور کی سڑکوں پر بڑے بڑے بورڈ جو مرد وزن کی فحش حرکتوں سے بھری ہوئی تصویریں اٹھائے کھڑے ہیں کس کی ذمہ داری ہے۔ مسلم لیگ (ن) ان سے بہتر کی کمران میں بھی دین وحق کے پروانے یعنی اسوۂ حسینی پر عمل پیرا کتنے ہیں۔

ہمارا لیڈر بس یہ سمجھتا ہے کہ اگر حکومت قبضے میں ہے تو من مانی کرو اور اتنا بنک بیلنس اکٹھا کرو جو نسلوں تک کام آئے۔ اور اگر حکومت سے باہر ہو تو سڑکوں پر ناچ کود کر اور حکومت کے خلاف نعرے لگا کر اپنے نمبر بناؤ۔ وہی حال جو حکیم الامت نے فرمایا تھا

نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا، نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا   میں ہلاک جادوئے سامری تو قتیل شیوۂ آذری

اور پھر فرمایا!

گلہ جفائے وفا نما جو حرم کو اہل حرم سے ہے   کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

سیاستدانوں سے ہٹ کر دیکھئے، (معذرت کے ساتھ) ہمارے علماء ومشائخ، ان پر قوم کو بیدار کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے مگر ان کی غالب اکثریت خود محو خواب ہے۔ (یہی وجہ ہے کہ ایک دور وہ تھا جب یہ علماء ومشائخ حکومت وقت پر حاوی ہوتے تھے اور ان کے رائے اور مشورے کو حرف آخر سمجھا جاتا تھا۔ جبکہ آج انہیں کو حکومتیں زیر عتاب لا رہی ہیں اور ملامت کرنے کا کوئی نہ کوئی انداز اختیار کئے رکھتی ہیں)

قوم کا احساس رکھنے والے، ملت کی زبوں حالی پہ دن رات کڑھنے والے کتنے ہیں۔ ان میں چند درد دل رکھنے والے بزرگ ہی حکمرانوں کو کچھ سمجھاتے تو کچھ نہ کچھ صالح تبدیلی آہی جاتی۔ مگر ایسے لوگ اب کہاں رہ گئے ہیں۔ جو مذہبی لیڈر جس سیاسی جماعت میں ہے، اس کے لیڈر کی ہر جائز و ناجائز کی تاویل کر رہا ہے۔ تبدیلی آئے تو کیسے آئے۔

سب سے حیرت انگیز اور افسوس ناک اس قوم کا "طرز وفا" ہے جو خود کو امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کی اجارہ دار سمجھتی ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ اس نے کربلا سے سبق لیا تو سینہ کوبی کا۔ انہیں اس بات کی کچھ سمجھ نہ آئی کہ امام پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو صبر و استقلال کا چرخ بریں تھے، غیرت وحمیت کا گنجینہ گوہر تھے۔ انہوں نے اہل بیت کو بھی جو وصیت فرمائی تھی وہ 'ماتم' کی نہیں تھی بلکہ ماتم نہ کرنے کی تھی۔ تین دن بھوکے پیاسے رہ کر بھی اہل بیت نے تیروں کی بارش میں جرات واستقامت کی عظیم مثال قائم کی، مگر 'ماتمی' لوگوں نے 'پیٹنا' سیکھا۔ تلواروں کے سائے تلے انہوں نے حق گوئی کا ایسا ریکارڈ قائم کر دیا جسے ان کے بعد کوئی توڑنا تو کیا، اس حد تک پہنچنا بھی ناممکن ٹھہر گیا، مگر ان 'ماتمیوں' نے ایسے اعلیٰ و افضل جہاد سے 'تقیہ' سیکھا۔ اہل بیت کی طہارت کی گواہی خود قرآن پاک   تی دنیا تک دیتا رہے گا، مگر عقیدت   مندوں نے اس طہارت کے بحر ذخار سے ایک بوند بھی حاصل نہ کی اور الٹا 'حد حد' کا ورد کرتے کرتے 'آپ اپنی حد ہوئی'

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق

ہمیں دیوبند اور اہلحدیث کہلوانے والے ان علماء کی عقل اور علم پر بھی حیرت اور دکھ ہے جنہیں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقانیت کا انکار ہے اور آپ اور آپ کے رفقاء کی بے مثال قربانیاں انہیں حکومت کے حصول کی لڑائیاں نظر آتی ہیں۔ سورج سے زیادہ چمکتی امام عالی مقام کی شہادت ان کے نزدیک 'شہادت' نہیں۔ جبکہ یزید پلید جیسے بدبخت کو امیر المومنین قرار دیتے ہیں۔ آہ

دل نہ آئے تو گل ولالہ کی رنگینی بھی ہیچ   اور آجائے تو کانٹوں سے بہل جاتا ہے دل

مثلاً وہابیہ کے مشہور مولوی عبدالعظیم حیدری نے لکھا:

"(حضرت) امام حسین اور یزید کا مقابلہ دو سیاسی حریفوں کا مقابلہ تھا جو حکومت و ریاست کی غرض سے ہوئے"۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۱۰، ۲۲ تمبر و کم اکتوبر ۱۹۰۹)

اسی طرح مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ایک کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ:

"اردو میں یہ پہلی کتاب ہے جس میں نہایت وضاحت سے ثابت کیا گیا ہے کہ واقعہ کربلا مذہبی نہ تھا بلکہ یہ جنگ محض سیاسی مصلحت کی خاطر لڑی گئی۔ علماء کرام کی تصریحات بھی کتاب کے آخر میں درج ہیں۔ ہر خوبی سے یہ کتاب قابل مطالعہ ہے بلکہ نشر و اشاعت ضروری ہے"۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۱۱، کم جنوری ۱۹۴۰)

ملاحظہ فرمایئے! ایک ایک حرف بغض آل رسول کا آئینہ دار ہے۔ ان علمائے وہابیہ و دیوبند کی اور بھی بہت سی کتابیں منظر عام پر آئیں جن میں بغض آل رسول اور محبت یزید کے نہایت مکروہ دروس دیئے گئے ہیں۔ مثلاً محمود احمد عباسی کی "تبصرہ محمودی بر حضوات مودودی" اور "خلافت معاویہ و یزید"۔ ابو یزید محمد دین بٹ کی "خلافت رشید ابن رشید"۔ ابوشتیق محمد امین کی "خادم کی معارف یزید" اور اس کے علاوہ "مذہب اور سیاست" جیسی کتابیں اسی غلیظ سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

ان تمام کو جواب محبان رسول و آل رسول علماء اہلسنت نے دیا اور خوب دیا۔ قرآن و حدیث سے دلائل کے انبار لگا دیئے جن میں امام عالی مقام کی حقانیت اور یزید کے فاسق و فاجر نیز خلافت کا نا اہل ہونے پر مہر ثبت ہوتی ہے۔ بالخصوص سیدی وسندی، حضور مظہر اسلام اعلیحضرت پروفیسر محمد حسین آسی رحمۃ اللہ علیہ کی "امام حسین رضی اللہ عنہ کی حقانیت" اس موضوع پر لکھی جانے والی لازوال و بے مثال کتاب ہے۔ ہاں ہاں! جنہیں آقائے دو جہاں ﷺ کا کلمہ پڑھنے کا احساس ہے، جن کے دل و دماغ ان کی محبت و الفت کے نشے سے مخمور ہیں وہ حق محبت وفائی یوں ہی ادا کرتے ہیں کہ

خوف خدا، شرم نبی   یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں

ان کی شامت اعمال انہیں خدا، رسول، قرآن غرضیکہ سب سے لاتعلق کر دیتی ہے۔ ایمان میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا چنانچہ حقیقت کو سمجھنے کی صلاحیت سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ اور ساری عمر جہالت و بے دینی کے اندھے گڑھوں میں پھنسے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ موت انہیں آ دبوچتی ہے اور پھر عبرت ناک عذاب ان کا مقدر بنتا ہے۔

ان کے پیاروں سے پیار اور ان کے دشمنوں سے جنگ کا اعلان کرتے ہیں۔ اور جن کی یہ صورتحال ہے کہ

ا: ماتم سے مراد اگر یہ ہو کر کسی عزیز جاں کے لئے آنکھوں سے آنسوؤں کا نکل آنا، کسی محبوب کی یاد میں غمگین ہو جانا تو یہ اسلام میں بالکل جائز ہے۔ لیکن ماتم سے مراد اگر یہ ہو کہ واویلا کیا جائے، بال نوچے جائیں، اپنی رانیں پیٹی جائیں، سر پر خاک ڈالی جائے، منہ پیٹا جائے، گریبان چاک کیا جائے تو یہ افعال اسلام کی آفاقی تعلیمات کے خلاف ہیں، ارشاد مصطفیٰ ﷺ ہے: "اگر نوحہ (یا ماتم) کرنے والے مرنے سے پہلے توبہ نہ کریں تو انہیں قیامت کے دن گندھک اور خارش کا لباس پہنایا جائے گا"۔ (مسلم، کتاب الجنائز)

مروجہ ماتم کے بانی اہل بیت اطہار نہیں، یزیدی فوج ہیں۔ شیعہ عالم شیخ عباس قمی نے لکھا ہے: "جب مستورات اہل بیت اس لعین یزید کے محل میں داخل ہوئیں تو آل سفیان کی عورتوں نے اپنے زیورات اتار لئے، ماتمی لباس پہن لیا اور نوحہ گریہ کی آواز بلند کی۔ وسہ روزہ ماتم داشتند ۔ اور تین روز تک ماتم کیا"۔ (منتہی الامال جلد اص ۵۵) ماتم کے دوران پہنے جانے والے کالے رنگ کے لباس کی مذمت پر اہل تشیع کی کتب میں بھی موجود ہے، مثلاً علل الشرائع (باب ۵۶ ص ۳۴۷) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان درج ہے۔ لاتلبسو السواد فانہ لباس فرعون۔ کالا لباس نہ پہنو یہ فرعون کا لباس ہے۔

یاد رکھیں کہ امام عالی مقام کی شہادت کی عظمت پہ وہ تبصرے ... ہیں ... غیر مسلم ... شخصیات بھی ... کئے بغیر نہ رہ سکیں۔ مثلاً مسٹر جے آر راس (ایک ...) لکھتے ہیں:

"میری زندگی کا بیشتر حصہ تاریخ کے مطالعے میں گزرا ہے مگر جو شخص ... مجھے تاریخ اسلام کے اس باب میں جو حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور کربلا کے متعلق ہے وہ کہیں نہیں ملی۔ مسلمانوں کے پاک نبی (ﷺ) کے وصال کے بعد ان کے نواسے نے جو عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا وہ اسلامی تعلیم کی صداقت اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی عظمت کی بڑی دلیل ہے۔ انہوں نے جو کچھ کیا خدا کے لیے کیا ... تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ان سے پہلے اور ان کے بعد تمام شہیدوں میں ان سے بڑھ کر کوئی نہیں گزرا۔"

کیپٹن ایل ایچ بیٹ نے لکھا:

"حسین نے جام شہادت پی کر اسلام کو ہستی سے محو ہونے سے بچا لیا"

یہ ہے حقیقت جس کو غیر مسلم تو سمجھ گئے لیکن اسلام کا ... دعوے ... مذہبی بہروپئے نہ سمجھ سکے۔ ... پرشوتم داس ٹنڈن سابق سپیکر یوپی اسمبلی، فراق گورکھپوری (ہندو شاعر)، پنڈت گوپی ناتھ امن، ویر جگر ناتھ، پنڈت چندر کا پرشاد ... کنور (پیشوائے اعظم فرقہ پارسی)، ... سنگھ بیدی اور بے تعداد غیر مسلم شہادت حسین کی عظمت کے معترف نظر آتے ہیں ... حقانیت حسین رضی اللہ عنہ ان کی آنکھوں پر پڑی ... ہندو کی ... سوچ ... مظلوم ... ہمیں ... گی۔

بہرحال اگر ہمیں ... شہنشاہ ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانی کے مقصد کا عملی ثبوت دیکھنا ہے ... ہیں ... آج بھی ہماری سوچ اگر یزید ... ہے ... سوچ کے تابع ہے تو سوچئے ... کس گروہ میں شامل کیا جائے گا

آخر میں ہمیں ... ہم وطنوں سے صرف اتنا کہنا ہے کہ ... اپنے رویے کا جائزہ لیں اور دیکھیں ... کردار پر بھی ... آخر ... کیوں ہوگیا ہے کہ ... دردناک واقعہ کا بھی ... پر کوئی اثر نہیں ہوتا ... تو ... کس ... جس کا آج امریکہ، اسرائیل برطانیہ اور بھارت اپنی ... استعداد کے مطابق یزید کا کردار ادا کر رہے ہیں ... ایمان کے سب سے بڑے دشمن اور اسلام کے خون کے پیاسے ہیں اور ... جنگ ہم پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ آئیے ... محرم ... حضرت سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کا عزم کریں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت ... باطل سے ... کا سبق یاد کریں ... غیر خدا کو ... نکال پھینکیں ... لئے امیر الشہداء کی بارگاہ میں ہی فریاد کریں۔ اسلئے کہ

غیرت وہمت ہے جس میں ... کے طفیل سے
غیرت وہمت کا ہے گنجینہ گوہر حسین رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو (آمین بجاہ نبی الکریم الامین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم)

☆☆☆

اتحادِ ملت کی ضرورت و صورت

قسط: 21

(بقلم: محمد حسین ...)

حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ سے وفا کرنے پر بے شمار انعامات ... کی غلامی سے خدا کا بندہ درویش سارے جہاں کا حکم ران ہو جاتا ہے اس کے نعرۂ تکبیر کی آگ ... رسول اللہ کو جلا کر رکھ دیتی ہے اور اس کی تدبیر اللہ کی تقدیر کی مظہر بن جاتی ہے چنانچہ وہ اس دنیا کا ہی حکم ران نہیں بنتا لوح و قلم کا رازدار بھی بن جاتا ہے۔

... دور حاضر کے ... پسند ... جو حضرات ... سے یہاں تک ... حضور ﷺ کی تدبیر کو بھی تقدیر کا مظہر نہیں کہتے ... حضور ﷺ ... کا علم تھا ... اگر علم تھا تو ... نثر میں بھی اس کا اظہار کیا۔

حقیقت یہی ہے کہ جیسے ... عظمت کا ... کا ایک طریقہ یہ بھی دیکھا کہ اپنے ... کو جو اگرچہ کتنے ... کا حامل ... سے ... پہلے ... اسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ ... ان کی عظمت ... کے ... نظریات و خیالات سے ... کی پیروی کی مگر ہو گیا؟ وہ لوگ جن کے نزدیک شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے عقائد مشرکانہ تھے ... عقائد کو تو مشرکانہ ... مگر شاہ صاحب کو مشرک کہنے کی بجائے اپنے عقائد ان سے منسوب کر دیے۔

چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کے نام پر ... اکیڈمیوں ... لکھے گئے، کتابوں پر کتابیں تصنیف کی گئیں اور قریباً ڈیڑھ سو سال تک بہت سے "محقق" ... "تحقیق" دیتے رہے ... شاہ صاحب کی اصل تصنیف کو صفحۂ ہستی سے ناپید کر دیا جاتا تاکہ ... لوگوں کے فریب کی قلعی کھل نہ سکتی ... کتابیں ان کے نام سے بھی لکھ دیں مگر پھر بھی

تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں

کے مصداق یہ چوری بھی پکڑی گئی ... شاہ صاحب کے نام پر پی ایچ ڈی کرنے کرانے ... یونیورسٹیوں اور کالجوں کے ... معراب ... کے ... مولویوں اور ... سے پوچھ کر دیکھئے ... شاہ صاحب ... کتنی پر فریب ہے۔

بھلا ہو عزیز محترم جناب صوفی محمد صدیق ... کا جنھوں نے میرے عرض کرنے پر شاہ صاحب ... کا ... شاہ ولی اللہ ...

ونظریات" کے نام سے وقیع و ضخیم کتاب لکھ کر ایک عظیم مظلوم کو ظلم سے نجات دلا دی۔ یقیناً حضرت حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قبر میں فرما رہے ہوں گے مرزا فرحت اللہ بیگ کی زبان میں "مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ" تو اللہ کی رحمت نے اپنے نیک بندے کے ذریعے ایک بہت ہی نیک بندے کی دستگیری فرمائی۔ سبحان اللہ! کاش ایک اور بندہ بھی میدان میں آتے اور علامہ اقبال کے اصل افکار و نظریات کو ان کے ان شکاریوں سے بچاتے۔ (یہ عجیب اتفاق ہے کہ حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کو بھی حکیم الامت کہا گیا تو پھر دور حاضر میں حضرت اقبال کو بھی، اور یہ دوسرا عجیب اتفاق ہے کہ دونوں "حکیم الامتوں" کو "سقیم الامتوں" نے تحریف کی جرأت مندانہ کوشش کی)

آپ نے اس تحریر کی ابتدا میں دیکھا حضرت اقبال حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں فریاد کر رہے ہیں اور وہ اس بارگاہ میں بار بار فریاد کرنے کے عادی ہیں (جیسا کہ پہلے حکیم الامت حضرت شاہ ولی محدث دہلوی قدس سرہ کی بھی عادت تھی) اب اگر اقبال کے اردو فارسی کلام پر طائرانہ نظر بھی ڈال دی جائے تو اس بیان کی بار بار تصدیق ہوگی۔ مسئلہ اجتماعی نوعیت کا ہو یا انفرادی نوعیت کا وہ اسے حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی بارگاہ ہی میں پیش کرتے ہیں (یہی روش حضور پرنور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور پھر تابعین و کاملین کی تھی) مثلاً انہیں یہ دکھ ہے کہ دور حاضر کے مسلمان اسلامی قومیت سے ہٹ کر علاقائی قومیت کی طرف جھک رہے ہیں تو اس کی فریاد بھی اسی آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء کے دربار دربار میں آ کر کرتے ہیں، جسے اس کے خالق و مالک اللہ نے رحمۃ للعالمین یعنی کائنات کا سب سے بڑا فریاد رس بنایا ہے۔ یہ فریاد قطعے کی شکل میں ہے، اسی بانگ درا میں ہے جو ان کے شعر اردو کا اولین مجموعہ ہے۔ اشعار یوں ہوتا ہے

کل ایک شوریدہ بارگاہ نبی میں رو رو کے کہہ رہا تھا

یہ مصر و ہندوستان کے مسلم بنائے ملت مٹا رہے ہیں

پھر اس کے راہنماؤں سے بیزاری کا اعلان کرتے، بارگاہ نبوت سے اپنی وابستگی کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

یہ زائران حریم مغرب ہزار رہبر بنیں ہمارے

ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا، جو تجھ سے ناآشنا رہے ہیں

آگے جانے سے پہلے بتایئے کیا حضرت مودودی کے نزدیک اقبال کا یہ انداز عارفانہ نہیں، کیا ایمان و توحید کے مطابق تھا؟ کیا انہوں نے تجدید واحیائے دین میں اور اپنی بعض دوسری تصانیف میں اسے شرک قرار نہیں دیا۔ اب فیصلہ کیجئے دو شخصوں میں سے ایک کی بات کو توحید و ایمان کہتا ہے اور دوسرا "شرک و کفر" تو کیا یہ "اسلام و کفر" کا فرق ہے یا یہ بالکل فروعی اختلاف ہے۔ کچھ ذرا تفصیل میں جایئے 'یا رسول اللہ' کا نعرہ مودودی صاحب کے نزدیک شرک ہے تو یہ نعرہ لگانے والا ان کی نظر میں مشرک ہوا۔ تو ظاہر ہے مودودی صاحب کے عقیدے کے مطابق حضرت حکیم الامت مشرک ہیں، ہم اس وقت یہ بحث نہیں کر رہے کہ کس کا عقیدہ یا موقف درست ہے، بات اختلاف کی ہو رہی ہے۔ مولانا مودودی نماز میں تو مجبوراً

السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ

(یعنی یا رسول اللہ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں)

کہہ لیتے ہوں گے مگر نماز سے باہر یہی جملہ یا اس کا مفہوم شرک ہو جاتا تھا۔ اس کے برعکس اقبال جلوت و خلوت میں حضور پرنور ﷺ سے تنہا فریاد کرنے کے عادی تھے اور بزرگان دین کی طرح ہمیشہ اس پکار بند رہے بلکہ اس سلسلے میں ان دو درد انگیز انداز، صوفیوں اور مولویوں کے لئے

بھی ... حضور ... ہیں ...

...

یارسول اللہ او پنہاں و تو پیدا ے من ا

پیام ذوق پیام مشرق میں ... ایک ... نظم ... تحریر کا عنوان ہے

عرض حال مصنف بحضور رحمۃ للعالمین ﷺ

یہ عرض حال فارسی مثنوی کے ... اشعار پر مشتمل ہے ... یوں ہے۔

اے ظہور تو شباب زندگی ۔۔۔ جلوہ ات تعبیر خواب زندگی

اے زمیں از بارگاہت ارجمند ۔۔۔ آسمان از بوسۂ بامت بلند

شش جہت روشن ز تاب روئے تو ۔۔۔ ترک و تاجیک و عرب ہندوئے تو

اس نظم کا چوبیسواں اور پچیسواں شعر ہے:

اے بصیری را ردا بخشندۂ ۔۔۔ بربط سلما مرا بخشندۂ

ذوق حق دہ ایں خطا اندیش را ۔۔۔ اینکہ نشناسد متاع خویش را

اسی طرح ان کی مثنوی "پس چہ باید کرد اے اقوام شرق" کی آخری نظم کا عنوان ہے

در حضور رسالتمآب ﷺ:

اس کے اشعار ... ان کا ... حضور ﷺ کے احسانات کا ... توحید کے ...

ان پر طور ... یں

اے تو ما بیچارگاں را ساز و برگ ۔۔۔ وا رہاں ایں قوم را از ترس مرگ

سوختی لات و منات کہنہ را ۔۔۔ تازہ کردی کائنات کہنہ را

در جہان ذکر و فکر انس و جاں ۔۔۔ تو صلوٰۃ صبح، تو بانگ اذاں

لذت سوز و سرور از لا الہ ۔۔۔ در شب اندیشہ نور از لا الہ

نے خدا ہا ساختیم از گاو و خر ۔۔۔ نے حضور کاہناں افگندہ سر

نے سجودے پیش معبودان پیر ۔۔۔ نے طواف کوشک سلطان و میر

ایں ہمہ از لطف بے پایان تست ۔۔۔ فکر ما پروردۂ احسان تست

ذکر تو سرمایۂ ذوق و سرور ۔۔۔ قوم را دارد بہ فقر اندر غیور

اس نظم میں آگے جا کر عرض کرتے ہیں (غور فرمائیں ان شعروں پر جو علامہ اقبال ... کو ہم آہنگ ظاہر کرتے ہیں)

گرد تو گردد حریم کائنات ۔۔۔ از تو خواہم یک نگاہ التفات

بہ پایاں فکر ... [illegible] ... وہ ... [illegible] ... تو
[illegible] ... بست اندر جہاں

اے پناہِ من حریمِ کوئے تو من باُمیدے رمیدم سوئے تو

[illegible] دعا کرتے ہیں (اور ... محبوب خدا ... تحیۃ الثناء ... رہے ہیں

ما پرستاران شب دارم سحر باز روغن در چراغِ من بریز
اے وجودِ تو جہاں را نوبہار پرتوِ خود را دریغ از من مدار
خود بدانی قدرِ تن از جاں بود قدرِ جاں از پرتوِ جاناں بود
تا ز غیر اللہ ندارم ہیچ امید یا مرا شمشیر گرداں یا کلید

یہ آخری شعر تو عجیب اور عظیم وظیفہ ہے ... عاشق رسول ﷺ ... کا لطف اٹھا سکتا ہے۔ اب آپ ... کی آخری ... کی طرف
اس کا ... سے حضور رسالت ﷺ ... جواں ... پہلے حضرت ... شعر درج کیا ہے

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

پھر حضرت ... قرآن کی ... رباعیات ہیں ... : رباعی میں حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ میں فریاد و التجا کی گئی ہے۔ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے محبوب اعظم ﷺ سے ... تعلق ہے۔ رقت قلب اور چشم نم کے بغیر انہیں پڑھ نہیں سکتے۔ یہ گویا حضرت حکیم الامت کی عمر بھر کی کمائی ہے۔ صرف چند رباعیات درج کی جا رہی ہیں۔

سلطان ... فقیر کج کلاہ ... [illegible] ... [illegible] ... اللہ ... ے

اگر ... [illegible] ... [illegible]

فقیرم از تو خواہم ہر چہ خواہم دلِ کوہے خراش از برگِ کاہم
مرا درسِ حکیماں دردِ سر داد کہ من پروردۂ فیضِ نگاہم

بدہ او را جوانِ پاکبازے سرورش از شرابِ خانہ سازے
قوی بازوئے او مانندِ حیدر رضی اللہ عنہ

جہاں از عشق و عشق از سینۂ تست سرورش از مئے دیرینۂ تست
جز ایں چیزے نمیدانم کہ جبریل کہ او یک جوہر از آئینۂ تست

کہا جاتا ہے کہ حضرت اقبال علیہ الرحمہ ساری عمر حضور پرنور ﷺ کو پکارتے رہے اور جو ضرورت محسوس ہوئی حضور سے مانگتے رہے۔ آپ نے اپنا اعتقاد یوں

فقیرم، از تو خواہم ہر چہ خواہم

یعنی یا رسول اللہ ﷺ میں تو فقیر ہوں (مجھے تو منگتا ہی کہتے ہیں)

اور جو کچھ مانگنا ہے آپ ہی سے مانگوں گا۔

یہی طرز التجا تھا چودھویں صدی کے مجدد اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہ کا، فرماتے ہیں

مانگیں گے، مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ 'لا' ہے، نہ حاجت 'اگر' کی ہے

اسی مانگنے کو نجد و دیوبند کے مجنونوں نے شرک کہا اور یہی نظریہ شرک تھا حضرت مودودی کا۔ اس سلسلے میں حضرت اقبال نے 'پاکان امت' کا ساتھ دیا اور اللہ کے حبیب پاک ﷺ سے التجا و استغاثہ سے کبھی ہاتھ نہ اٹھایا۔ ان دونوں سوچوں میں بنیادی فرق ہے۔ جس نے صدق دل سے حضور ﷺ کو رحمۃ للعالمین ﷺ مانا اس نے مانگا اور جس نے نہ مانا اس نے نہیں مانگا۔

حق یہ ہے کہ مولانا مودودی کا حضرت اقبال سے اختلاف صرف مانگنے اور نہ مانگنے تک نہیں تھا بلکہ تصور نبوت ہی میں یہ دونوں حضرات مختلف تھے۔ مودودی صاحب کے 'تصور نبوت' کا اندازہ اسی مضمون کی گذشتہ قسطوں سے بخوبی کچھ ہو سکتا ہے۔ آئیے اب حضرت اقبال کے یہاں بارگاہ رسالت کی طرف اس کا کچھ اندازہ تو آپ مندرجہ بالا فارسی کلام سے لگا چکے ہوں گے

ان کا اردو کلام بھی دیکھئے مشہور شعر ہیں:

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا !!
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

'بال جبریل' میں آپ کی ایک طویل نظم ہے 'ذوق و شوق' اس کا ایک بند ملاحظہ ہو۔

لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود "الکتاب"
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب !
شوکت سنجر و سلیم، تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید، تیرا جمال بے نقاب
شوق ترا اگر نہ ہو، میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو، عشق حضور و اضطراب
تیرہ و تار ہے جہاں گردش آفتاب سے
طبع زمانہ تازہ کر جلوۂ بے حجاب سے

(صلو اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم)

مولانا مودودی اور حضرت اقبال کے اختلافات کی تفصیل میں زیادہ جانے کی ضرورت نہیں ہے (کہ ان کا صحابہ کرام اور قابل قدر صوفیہ، فقہ خصوصاً مجددین رضی اللہ عنہم کے بارے میں کہاں کہاں اور کیسا کیسا اختلاف ہے) نیز یہ کہ موجودہ دور میں کس کی قیادت نے قوم کو کیا دیا اور ان کے

ہیں کہ [illegible] تعلقات کی نوعیت پر تھی [illegible] دشمن میں آجاتے ہیں چنانچہ [illegible] ﷺ [illegible] ﷺ ہیں۔ وہ مومن اور منافق وغیرہ میں سب سے بڑا امتحان حضور ﷺ کی ذات [illegible] مومن [illegible] با ادب ہوتا ہے اور کافر و منافق ادب سے خالی ہوتے ہیں۔ اقبال کے [illegible] عشق [illegible]

[illegible]

[illegible] عشق [illegible]

افسوس مولانا مودودی عمر بھر ادب کی اہمیت سے نا آشنا ہو کے [illegible] عشق پر ہوتی ہے تربیت ان کے غلاموں کو ملی۔

اصل عربی متن جس کا ترجمہ مودودی نے اپنے جملے میں فرمایا ہے یوں ہے

الا انه في بحر الشام او بحر اليمن لا بل من قبل المشرق ما هو [illegible] بيده الى المشرق (مسلم)

اس کا ترجمہ وحید الزمان (غیر مقلد) نے یوں کیا ہے

خبردار ہو کہ البتہ دریائے شام یا دریائے یمن میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے (پورب کی طرف بحر ہند ہے، شاید [illegible] کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ نے اشارہ کیا پورب کی طرف [illegible]

جناب سید بدر عالم (دیوبندی) اس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں

(دیکھو وہ بحر شام یا بحر یمن [illegible]) بلکہ مشرق کی جانب [illegible] اشارہ فرمایا (ترجمان السنۃ [illegible])

دیکھئے کسی کے انداز بیان سے وہ شکوک و شبہات [illegible] مودودی [illegible] مسلمانوں کے ذہن میں وسوسہ [illegible] (اس [illegible] کے معتقد [illegible] مذہب [illegible] کی زبان ہے)

الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس (الناس)

ترجمہ: وہ شیطان جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی

اب آیئے ایک عاشق رسول حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی کی طرف وہ اس کی شرح یوں کرتے ہیں

"اس فرمان عالی کی بہت شرحیں کی گئی ہیں بہترین شرح یہ ہے کہ [illegible] مطلب یہ ہے کہ دجال کبھی بحر شام میں مقید ہوتا ہے اور کبھی بحر یمن کی جیل میں رکھا جاتا ہے۔ [illegible] ان دونوں جیلوں میں نہیں بلکہ مدینہ منورہ سے مشرقی جانب میں ہے یا یہ مطلب ہے کہ وہ شامی و یمنی جیلوں میں مقید رہتا ہے مگر قریب مدینہ منورہ میں ادھر سے نہ آئے گا بلکہ مشرق کی طرف سے آئے گا۔ خیال رہے کہ مدینہ منورہ سے شام جانب شمال ہے اور یمن جانب جنوب اور نجد جانب مشرق لہذا دجال اس زمانے میں نجد کی جانب سے آئے گا۔ یہ ہے محبوب ﷺ کا علم [illegible] حضور ﷺ [illegible] حضرت [illegible] کا ہے، کسی کا نہیں

ان کا یہی انداز قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر کرتے وقت ہوتا ہے۔

حق یہ ہے کہ خدا کے خوف، تقویٰ کی اصل چیز ادب رسول ﷺ سے ہوتی ہے، جس کے دل میں حضور پر نور ﷺ کا ادب نہیں

اس میں اللہ کا خوف بھی نہیں۔ قرآن پاک میں بڑی وضاحت سے بیان ہوا ہے۔

ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ واجر عظیم O (الحجرات ۳)

ترجمہ: بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس، وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے

پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے (کنزالایمان)

واضح ہو گیا کہ حضور پر نور ﷺ کے ادب و احترام سے ہی تقویٰ نصیب ہوتا ہے اور قرآن پاک کی سمجھ انہیں میسر آتی ہے جو اہل تقویٰ

ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس بات کی وضاحت قرآن کی ابتدا ہی میں کر دی گئی، ملاحظہ ہو تاکہ قرآن پاک کو سمجھنے کی خواہش رکھنے

والے جان لیں کہ اس مقصد کے لئے خوف خدا کی کیا اہمیت ہے۔

ھدی للمتقین (البقرۃ ۲) ترجمہ (یہ کتاب) ہدایت ہے ڈر والوں کو

کیسا دردناک لطیفہ ہے کہ جنہیں قرآن پاک کی رو سے فہم قرآن ہی میسر نہیں، وہ تفہیم القرآن لکھتے ہیں۔ اس موقعے پر اہل سے پیر

طریقت میاں امیر سوہلوی کا پنجابی شعر حسب حال ہے

راہ چلدیاں چلدیاں راہیاں نوں آ جاندا اے جہادی سوز کوئی !!

رد کرن نصیحتاں صوفیاں نوں، سور کھدے پیتاں بیٹھ دانیاں نوں

یاد رہے کہ ادب اور تکبر و غرور متضاد اخلاق ہیں شیطان نے تکبر و غرور سے انکار کیا تھا۔

ابی واستکبر وکان من الکفرین O (البقرہ:۳۴)

ترجمہ: منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا

بہرحال بے ادب متکبر و مغرور ہوتا ہے اور اللہ کا قانون یہ ہے کہ متکبر کو ہدایت کی توفیق نہیں مل سکتی۔ دیکھئے

ساصرف عن ایتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق ط (اعراف ۴۶)

ترجمہ: اور میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔ (کنزالایمان)

یاد رہے کہ ایک غرور و تکبر ہے عام مسلمانوں کے معاملے میں جو حرام ہے اور ایک غرور و تکبر ہے اللہ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلے

میں، یہ تکبر کی بدترین قسم ہے، اس سے انسان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ملعون ہو جاتا ہے۔ آپ اس تکبر پر تحقیق کا میل کا نام یا توحید کا، نبی علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے مقابل غرور و تکبر، بالخصوص نبی الانبیاء حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے مقابلے میں غرور و تکبر بدترین شیطنت اور ملعونیت ہے، بقول حافظ

مظہر الدین علیہ الرحمہ

ایسی توحید تو شیطان بتاتی ہے   دکھے سرکار کا انکار نہ ہونے پائے

الغرض مولانا صاحب جنھیں آج کل ان کے چیلے امام [illegible] ہیں کو حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے چشم دید حالات کی تو
ثیق سے بھی انکار ہے۔ غالباً اس لئے کہ اگر انھوں نے دجال کو [illegible] جزیرے میں جکڑا ہوا شخص واقعی [illegible]
کیوں نہیں ہوا۔ ان کی عقل کی [illegible]
مطلب تو یہی ہے کہ اس کے ظہور کا ابھی وقت نہیں آیا [illegible] حضور
پرنور ﷺ کے بارے میں مودودی صاحب اس غلط فہمی کا شکار ہیں۔ حضور پرنور ﷺ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے بیان کی تصدیق
کر کے گویا دجال کے ظہور کا تاثر دیا تھا [illegible] (جو حضرت تمیم داری رضی
اللہ عنہ نے نقل کیا تھا) یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس کے ظہور کو بھی عرصہ درکار ہے۔ اس کے بیان سے صاف ظاہر ہے کہ بیسان (جو شام کی ایک
بستی ہے) کی کھجوروں میں پھل نہ آئے [illegible] حدیث پاک سے ظاہر ہے
کہ یہ باتیں حضور ﷺ پہلے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتا چکے تھے [illegible] مودودی صاحب کو
بھی شبہ ہے کہ حضور ﷺ اس کے ظہور کو بہت قریب جانتے تھے۔

مودودی صاحب کی پریشان فکری کا ایک سبب یہ بھی ہو سکتا ہے [illegible] شاید انھیں یہ بھی علم نہیں
کہ جو قادر مطلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صدیوں سے [illegible] زندہ رکھے ہوئے ہے وہ اپنی قدرت کاملہ سے کسی اور کو بھی زندہ
رکھ سکتا ہے۔ [illegible] مودودی صاحب [illegible] (حضور پرنور ﷺ کی [illegible] پر اعتماد
نہیں) چنانچہ فرماتے ہیں:

[illegible] اللہ کی طرف
سے دی ہیں۔ (رسائل و مسائل حصہ اول)

اگر واقعی دجال [illegible] ایک مومن [illegible]
[illegible] جب یہ بات مسلم ہے تو کسی حکمت سے خود [illegible]
میں کیا تعجب۔ مولانا وحید الزمان جو غیر مقلدین کے بلند پایہ عالم و محدث ہیں اس ضمن میں فرماتے ہیں

"معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے قیامت کے قریب وہاں سے نکلے گا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا
جائے گا" (صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی مترجم)

ممکن ہے دجال کو تصرفات عطا فرمانے میں یہ حکمت بھی ہو کہ دنیا والے دیکھ لیں، اللہ تعالیٰ کسی حکمت سے اپنے بدترین دشمن کو یہ تصرفات
عطا کر سکتا ہے تو اپنے محبوبان بارگاہ کو کیا کچھ نہیں دیتا ہوگا (اسی لئے مجھے خطرہ ہے کہ جو لوگ اولیاء اللہ کے عطائی تصرفات کا اس لئے انکار کرتے ہیں
کہ یہ کام خدا ہی کر سکتا ہے، کسی کو یہ طاقت نہیں دیتا، ان کی نسل اس وقت اپنی آنکھوں سے دجال کے شیطانی تصرفات دیکھ کر اس کی بندگی اختیار کر
لے گی۔ یہ تو ہم مسکینوں پر رحمت ہے کہ کسی پر اللہ تعالیٰ کا بڑے سے بڑا فضل دیکھ کر بھی اس فضل کو اللہ کا بندہ ہی مانتے ہیں اس کا شریک نہیں مانتے بلکہ
جس کی برکت و رحمت کے صدقہ میں اللہ نے اپنے سب محبوبان ذی وقار کو بخشا جو بخشا سے بھی عبدہ و رسولہ (یعنی اس کا بندہ اور اس کا رسول) کہ

کہتے [illegible] ہیں۔

[illegible] حدیث [illegible] بخاری شریف [illegible]

[illegible] سے بھی کہتے ہیں [illegible] حضور پر نور ﷺ سے [illegible]

[illegible] حضور پر نور ﷺ [illegible] حبیب ﷺ کے علم پر جس

نے ارشاد فرمایا

فعلمت ما فی السموت والارض وتلا وکذلک نری ابراهیم ملکوت السموت والارض ولیکون من

الموقنین (مشکوۃ بحوالہ دارمی و ترمذی)

ترجمہ [illegible] آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے جان لیا [illegible] آیت کی تلاوت کی [illegible]

کی طرح ہم [illegible] آسمانوں اور زمینوں کی سلطنت دکھاتے ہیں تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔

نوٹ [illegible] یہ سورۃ [illegible] آیت نمبر ۷۵ [illegible] طرف۔

له ما فی السموت والارض ط

ترجمہ اسی (اللہ) کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے

[illegible] حضور ﷺ کے

[illegible] ﷺ

[illegible] حضور پر نور ﷺ [illegible] تو یقین مانے

انہیں قرآن پاک کی بھی سمجھ نہیں۔

غور کیجئے ایک آیت

فاصبر ان وعد الله حق ج فاما نرینک بعض الذی نعدهم او نتوفینک فالینا یرجعون (مومن ۷۷)

ترجمہ تو تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو اگر ہم تمہیں دکھا دیں کچھ وہ چیز جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا تمہیں پہلے ہی

وفات دے دیں، بہر حال انہیں ہماری طرف پھرنا۔

مقصود یہ ہے کہ کافروں پر [illegible] حضور پر نور ﷺ کی حیات ظاہری میں آئے یا وصال شریف کے بعد، بہر حال انہیں خدا

کی بارگاہ میں ضرور جانا ہے۔ [illegible] صاحب [illegible] اللہ تعالیٰ کو بھی علم نہیں تھا کہ عذاب کب

نازل ہوگا، حضور پر نور ﷺ کے وصال شریف سے قبل یا بعد میں، تو کون ان کا ہاتھ پکڑ سکتا ہے کیونکہ پنجابی محاورے کے

مطابق "[illegible]" [illegible] مقصود ہے کافروں [illegible] اسی طرح ایک اور آیت

بھی ان منکرین کو سناتا ہوں۔

لقد صدق الله رسوله الرءیا بالحق ج لتدخلن المسجد الحرام ان شاء الله امنین (فتح ۲۷)

ترجمہ: بیشک اللہ نے ... [illegible] ...

فرمایئے تعلیم ... [illegible] ... کا طریقہ ... [illegible] ...

... کی حقیقی تربیت ... [illegible] ...

ابن صیاد

مودودی صاحب کے غور و فکر پر ایک بھونڈا پن ... [illegible] ... نزدیک حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس نوجوان یہودی کے قتل کی اجازت چاہی تو ارشاد ہوا:

ان یکن ہو فلست صاحبہ انما صاحبہ عیسیٰ ابن مریم وان لا یکن ہو فلیس لک ان تقتل رجلا من اهل العهد

ترجمہ: اگر یہ وہی دجال ہے تو تم اس کے قاتل نہیں، اس کو تو عیسیٰ ابن مریم قتل کریں گے اور یہ وہ نہیں تو تمہیں اس کا قتل کرنا خیر کی بات نہیں جو ہمارے عہد میں داخل ہو (مشکوٰۃ ... [illegible])

اس سے بھی مودودی صاحب کو شک و شبہ کا مرض لاحق ہوا ہے حالانکہ حضور پرنور ﷺ نے پیغمبرانہ انداز میں عقل کی تربیت فرمائی ہے اور اسے کسی نتیجے پر پہنچنے کا ڈھب سکھایا ہے۔

سوچئے جب حضور پرنور ﷺ نے ... عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت کی علامات کبریٰ میں داخل فرمایا ہے تو ظاہر ہے ابھی ابن مریم کے ... [illegible] ... چونکہ دجال کو عیسیٰ علیہ السلام کا قتل کرنا بھی یقینی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے کچھ عرصہ پہلے نازل ہونا بھی حتمی ہے ... [illegible] ... کیا حضور پرنور ﷺ کو یقین نہیں تھا کہ ... [illegible] ... کا ظہور قیامت سے قریب ہوگا ... [illegible] ... اسی بنا پر ... مودودی ... حضرت فاروق اعظم علیہ الرضوان کو ذمیوں کے حقوق کا احترام سکھانا مقصود تھا جو کہ چند سال بعد دنیا کے عظیم ترین حکمران ہونے والے تھے، مگر مودودی صاحب کو اس سے کیا غرض کہ بات سمجھنے کی کوشش کریں، وہ تو حضور پرنور ﷺ کے علم کو مشکوک ثابت کرنے پر کمربستہ ہوئے ہیں، کتنا آسان مسئلہ ہے اور کتنی نتیجہ خیز بات ہے، جس بات کو عام انسان تو بھی غور کرنے سے سمجھ سکتا ہے مودودی صاحب کی سمجھ کے دروازے بند ہیں۔ خود بات نہیں سمجھتے اور تہمت حضور پرنور ﷺ کے علم پر کر رہا ہے۔ ایمان کی موت اسی کا نام ہے۔

حسن شمائل شاہکار قدرت

حضور پرنور ﷺ کا طرز تربیت حضور پرنور ﷺ انسانیت کے لئے نمونہ ہیں قرآن فرماتا ہے

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب:۲۱)

ترجمہ: بیشک اللہ کے رسول میں تمہارے لئے نہایت حسین نمونہ ہے

حضور پرنور ﷺ نے جو خورد و نوش کا اہتمام کیا تو اس کا سلیقہ سکھانے کے لئے، بھوک اور پیاس کے مرحلوں سے

دوچار ہوئے تو صبر کا انداز پیش کرنے کے لئے

وكيف لذ مولى الحب سرورة من

لولا لم تمرج الحب من العدم

ترجمہ: [illegible] حضور ﷺ [illegible] حضور ﷺ [illegible]

(امام ابوصیری)

حضور پرنور ﷺ نے [illegible] ﷺ نے [illegible] نمایاں [illegible] ہے

راس الحكمة مخافة الله تعالىٰ (کیمیائے سعادت)

ترجمہ: بہترین دانائی اللہ کا خوف ہے۔

اور خوف خدا اللہ کی محبت [illegible] ﷺ [illegible] خوف اللہ کی [illegible] آپ حضور پرنور ﷺ [illegible] تو آپ کی امتوں کے عذاب کا تصور بھی [illegible]

حالانکہ جس طرح پچھلی امتوں پر عذاب آتے رہے اس قسم کے عذاب [illegible] قرآن پاک فرما چکا ہے

وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم (الانفال:۳۳)

ترجمہ: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو

حضور پرنور ﷺ کا نماز کے دوران گریہ کرنا بھی روایت سے ظاہر ہے [illegible] حضور ﷺ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا عرفان کسی کو میسر نہیں ہو سکتا اور جس میں جتنا عرفان ہوگا اتنا ہی خوف خدا ہوگا۔ حضور پرنور ﷺ کے [illegible] میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ خوف [illegible] جیسے ہمارے بے غیرت حکمران [illegible] فرمان قتل غیرت کو بڑی بے غیرتی سے ختم کرنا چاہتے ہیں [illegible]

نفسیات سے آگاہ ہوتے ہیں۔ ان کے نزدیک سید تاجدار نبوت علیہ السلام کا اللہ کے خوف میں گڑگڑانا معاذ اللہ گنہگار ہونے کی دلیل اور ہو دل وغیرہ [illegible] [illegible] دلیل تو یہی ہے [illegible] خوف خدا پر لگی ہے دیکھ لیجئے سورۃ حجرات کی [illegible] کا پھر مابعد کے اولیائے کرام علیہم الرحمۃ کے حالات زندگی کا مطالعہ کیجئے، وہ لوگ خوف خداوندی [illegible] جو جسے قرب خداوندی پر فائز تھا، اتنا ہی قرآن پاک کا عارف تھا [illegible] قرآن پاک کی تلاوت کے [illegible] حضرت حکیم الامت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ [illegible] قرآن پاک کی تلاوت کے دوران [illegible] پھر حضور پرنور ﷺ کا نام پاک لیتے اور سنتے ہوئے وہ کس طرح [illegible] ہو جاتے تھے [illegible] مگر یہ بھی [illegible] متعلق [illegible] قرآن پاک پڑھتے، حضور پرنور ﷺ کا ذکر شریف سنتے ہوئے [illegible] بعد شاید انہیں عمر بھر روتا [illegible]

حضور پرنور ﷺ نے فرمایا

واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا

ترجمہ: خدا کی قسم، اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

(حضرت [illegible] [illegible] ایک حدیث پاک نقل کی ہے)

[illegible]

ان قسم احادیث مقدسہ کے مضامین کی بنیاد آیات کریمہ پر ہے۔ مثلاً

انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا وعلی ربہم یتوکلون (الانفال ۲)

ترجمہ: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسا کریں۔

ایک اور مقام پر فرمایا

اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابہا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم

ترجمہ: اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

حضور پرنور ﷺ کی رحمت کا [illegible] کہ صدیق اکبر [illegible] عشرہ مبشرہ [illegible] رضوان ہونے اور جنت کی بشارت پانے کے باوجود یاد کرتے تھے، کاش میں [illegible] ہوتا [illegible] مجھے [illegible] "اللہ مجھے زیادہ محبوب تھا کہ میں کسی راستے پر ایک درخت ہوتا اور کوئی اونٹ مجھے چبا [illegible] نگل جاتا [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کاش میں [illegible]

[illegible] مجھے [illegible] تو [illegible] مجھے [illegible] گوشت
بھونا کھاتے [illegible] میں [illegible]

دجال سب سے بڑا فتنہ:

گویا حضور پرنور ﷺ امت کی تربیت یوں فرماتے تھے [illegible] کا کھٹکا لگا رہے۔ جب حضور پرنور ﷺ عام فتنوں کے بارے میں [illegible] تھے تو دجال کے بارے میں [illegible] خوف [illegible] پیدا فرماتے۔ جب کہ خود فرمایا

ما بین خلق آدم الی قیام الساعة امر اکبر من الدجال (مسلم)

ترجمہ: آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں

اور اس کے فتنہ کبیر ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور اس کو کچھ شیطانی تصرفات بھی حاصل ہوں گے مثلاً بارش برسا سکے گا، آدمی کو مار کر [illegible] کرتا ہوگا، زمین کے خزانے اس کے ساتھ چلیں گے [illegible] ایک طرف اس کے قول کے مطابق بظاہر جنت ہوگی اور دوسری طرف بظاہر دوزخ (اگر چہ اس کی جنت دوزخ ہوگی اور اس کی دوزخ جنت) [illegible] جسے جنت میں ڈالے گا وہ دوزخ میں ہوگا، جسے دوزخ میں ڈالے گا وہ جنت میں ہوگا۔

ابن صیاد یہودی [illegible] جس کی صفات میں [illegible] دجال اکبر سے ملتا جلتا تھا۔ چنانچہ دجال کے والدین کی طرح اس کے والدین کے ہاں بھی تیس سال تک [illegible] یقیناً یہ بات اہل کمال کے لئے دلیل کمال ہے مگر دجال کے لئے محض استدراج [illegible] جیسے انبیاء کرام علیہم السلام کی قوت کا نام معجزہ اور اولیاء اللہ علیہم الرضوان کی قوت کا نام کرامت ہے [illegible] یہودی [illegible] اس کا ساتھ دیں گے نیز ابن صیاد بھی یہودی تھا وغیرہ وغیرہ جب [illegible] علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] رضی اللہ عنہ کے ساتھ [illegible] کے لئے تشریف لے جانا کیا اس لئے نہیں ہو سکتا کہ [illegible] اور جب دجال اپنے وقت پر ظاہر ہو تو امت کو اس کے پہچاننے میں دشواری نہ ہو [illegible] خطرناک ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سفر حج میں اس سے پوچھا

ایسرك انك ذاك الرجل

ترجمہ: کیا تجھے پسند ہے کہ تو ہی وہ مرد (یعنی دجال) ہو

بولا لو عرض علی ما کرھت (مسلم)

ترجمہ: اگر مجھے دجال بنا دیا جائے تو مجھے کچھ برا نہیں معلوم ہوگا۔

ظاہر ہے کہ اس سے راضی ہونا بھی کفر تک ہے [illegible] دجال ہوتا تو ظاہر ہے، پھر ایک روایت کے مطابق وہ جنگ حرہ میں غائب ہو گیا (اگر چہ اس کے مرنے کی روایت بھی موجود ہے)

غور کریں تو کچھ اور نکتے بھی نکلیں گے سورج قیامت کے قریب ایک دن مغرب سے طلوع ہوگا تو حضور پرنور ﷺ کی ظاہری

[illegible]

[illegible] حضور ﷺ [illegible] قریب [illegible]

یونہی دجال اکبر قیامت کے قریب ظاہر ہوگا قدرت نے اس [illegible] مثل [illegible] کر دیا [illegible] دجال [illegible]

مولانا بدر عالم دیوبندی کا فیصلہ [illegible] ابن صیاد [illegible] حدیثوں [illegible]

[illegible] سوالوں [illegible] نتیجہ [illegible] پیش [illegible]

گفتگو [illegible] سلم [illegible] جو قدرت [illegible] پیدا ہو گیا تھا [illegible]

[illegible] موجودگی [illegible] اطمینان حاصل ہونا

مشکل [illegible] روایت [illegible] اس کا معاملہ کتنا پیچیدہ ہو جاتا

[illegible] یقین [illegible] طبیعت [illegible] طور پر [illegible] ہونے لگتی ہے۔

دیکھئے قیامت کا آنا قطعی یقینی بات ہے [illegible] قیامت حضور ﷺ کی حیات میں [illegible]

[illegible] کے مطابق [illegible] ﷺ [illegible] قیامت کا نقشہ کھنچ گیا تھا، اسی طرح جب [illegible]

[illegible] نظر [illegible] اسی وقت تک [illegible]

جب تک کہ بارش [illegible] اس وجہ [illegible] یقین [illegible]

خلاف [illegible] اسی طرح ابن صیاد [illegible] تھے [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible] بھی ہم نے آپ سے

بیان کی ہے [illegible] وسوسہ [illegible] قیامت [illegible] کا

خطرہ بھی [illegible] حقائق کا نام [illegible] عظیم فتنہ ہوگا [illegible] ابن صیاد کے عجیب و

غریب حالات [illegible] عقائد کا [illegible]

بے جوڑ ہے بعید ہوتی ہے

ومن لم يجعل الله له نوراً فما له من نور (ترجمان السنہ ج:۳)

[illegible] فرمایا مگر انہیں

[illegible] حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کا [illegible] مودودی صاحب [illegible] دیوبندی مفتی [illegible] کا فتویٰ بھی ملاحظہ ہو۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے متعلق [illegible] آپ ﷺ غیب نہیں جانتے تھے، بلکہ یوں کہا جائے کہ

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا [illegible] (سیرۃ رسول اکرم ﷺ معارف

القرآن جلد [illegible] ص [illegible])

شہیدِ اعظم اور درسِ کربلا

[illegible]

حرم کی پاسبانی صرف سجدوں سے نہیں ہوتی
کہ ادب جاسو میں کربلا کچھ اور کہتی ہے

ذکرِ حسین میری کمزوری بھی ہے اور طاقت بھی۔ میں اپنی ساری متاعِ حیات کو اہلِ بیت اطہار کے قدموں پر نثار کر کے بھی اہتمامِ شوق کی تشنگی محسوس کرتا ہوں۔ ان کا بے پایاں تعلق محض میری عمر رسی عقیدت سے نہیں بلکہ اس کا براہِ راست تعلق میرے تاریخی شعور اور علمِ قرآنی حقائق پر بھی ہے۔ میں صد تصورات کی شاہراہ ہوں پر حسین مظلوم کی شہادت کے خونیں پہلو [illegible] ہیں [illegible] قلم انہیں صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنے سے قاصر ہے میں خود میں اتنی ہمت نہیں پاتا [illegible] کی چیخ و پکار اور زخم خوردہ [illegible] مجھے [illegible] حسین کا غم نہ حسین کا غم نہیں، یہ ساری دنیا کا غم ہے۔ ساری دنیا کو چاہیے کہ وہ حسین کا غم منائے

اقوامِ عالم [illegible] ہوش تو آ لینے دو
قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

مجھے بتایا جائے کہ وہ کون سا مسلمان ہے کہ حسین جس سے خدا اس کی اصل بنیاد ہو؟ وہ کون سا شخص ہے جس کی رگوں میں عشقِ حسین خون کی طرح نہ دوڑتا ہو؟ وہ کونسی آنکھ ہے جو امام کی پیاس سے تصور میں غیظ و غیرت سے نہ بھیگی ہو؟ جو وہ کون سا ہے جو حسین کی محبت کو سمیٹنے کے لیے محروموں کی طرح پھیل جانے کا خواہشمند نہ ہو؟ حسین پر اگر کوئی تذکرہ ہو سکتا ہے تو وہ ان کی ذات سے عشق و عرفان کا تذکرہ ہو سکتا ہے۔ ورنہ عشق و عرفان وہ ہے کہ ہر مسلمان ان میں ایک امر سے پرجست سے ملے کا متمنی ہے۔ حسین پر اگر کوئی تذکرہ ممکن ہے تو اس جدید انداز فرمائی پر ممکن ہے، جس کی وہ زندہ مثال ہمارے سامنے پیش فرما گئے۔ اگر تاریخ اپنے آپ کو دہراتی تو ہر دور میں حسین پیدا کرتی۔ ہر بار کربلا سجتی، لیکن یہ دراصل تاریخ کے بس کی بات نہیں کہ وہ حسین کو دوبارہ پیدا کرے۔ سچ تو یہ ہے کہ حسین کے سامنے تاریخ لاچار ہے۔ اور تاریخ کے سامنے ہم سب بے بس ہیں۔ تاریخ کے ہر دور میں جرأت و شجاعت کی نظیر ملتی رہی ہے۔ تاہم تاریخِ حیاتِ انسانی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ حسین جیسا عزم و استقامت کا کوئی کردار پیدا کرے

شجاعت و بہادری سے مراد صرف "قوتِ بازو" ہرگز نہیں۔ اسلام کا فلسفۂ اخلاق اس تشریح کو قبول نہیں کرتا۔ بلکہ اصل قوت تو ایمان و عمل اور سیرت و کردار کی قوت ہے۔ ہے کوئی جو حسین کی قوتِ صبر و عقیدہ کا جواب لا سکے؟ ہے کوئی جو حسین کی جرأتِ فکر اور قوتِ یقین کا جواب لا سکے؟ ہے

کوئی جو حسینؓ کی قوت جہد نفسی و واقعۂ شہادت [illegible] میں

ٹھاٹھیں مار رہی تھی۔ غالباً یہی وجہ تھی کہ حسینؓ اعظم [illegible]

ہو سکتا خواہ اس کے لئے معصوم بچوں [illegible] حسینؓ اعظم [illegible]

نہ صرف جنگ جیتی [illegible] حقائق [illegible]

نے دنیا کو بتا دیا کہ صداقت کی فتح کا مطلب حق کو شکست نہیں [illegible] جنگ جیتی جا سکتی ہے

اور بھی سر دے کر۔ حسینؓ اعظم نے سر دے کر جنگ جیتی [illegible] حقیقت [illegible]

نہیں سکتا۔ واقعۂ کربلا کے مرکزی کردار سیدنا امام حسینؓ [illegible] حسب

نسب کے لحاظ سے آپ شہنشاہ کون و مکاں، امام الانبیاء [illegible] باعث تخلیق کائنات حضور سرکار مدینہ [illegible]

ابی و امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے تھے۔ آپ کی ولادت [illegible] جب ہوئی تو حضور ﷺ تشریف لائے اور حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ

عنہا کو آواز دے کر فرمایا کہ میرا بیٹا میرے پاس لاؤ۔ جب بچے کو [illegible] سفید چادر میں لپیٹ کر [illegible] تاجدار دو عالم کی بارگاہ قدس میں لایا گیا تو حضور

ﷺ نے فرط محبت سے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا [illegible] کان میں اقامت کہی۔ [illegible] میں

جب حضور ﷺ نے پوچھا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] رسول ﷺ [illegible] عالی

مقام کا اسم گرامی حسینؓ رکھا گیا۔ یہ نام بھی اللہ جل شانہٗ [illegible] میں

عمران ابن آل سلیمان کی روایت سے منقول ہے کہ [illegible] ﷺ نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ [illegible] اہل جنت [illegible]

ہیں۔ یہ روایت بھی موجود ہے کہ جس طرح رسول اکرم ﷺ سے پہلے کسی شخص کا نام محمد نہیں رکھا گیا [illegible] اسی طرح حضرت علی [illegible] بھی

یہ نام ہیں کہ ان سے پہلے کسی شخص کے یہ نام نہیں ہوئے۔ [illegible] مبارک اور مقدس ہستیوں کے لئے مخصوص کر رکھا تھا [illegible]

مبارک اسماء کی برکات سے [illegible] کی سیرت اور صورت [illegible] تھی۔ [illegible] حسینؓ کی عظمت [illegible] حسب نسب [illegible]

[illegible] عشق و وفا کے وارث بھی ہو گئے تھے۔ [illegible] اوصاف اور ظاہری [illegible] کا تذکرہ کیا جاتا ہے

[illegible]

رسول گرامی وقار ﷺ کو اپنے دونوں نواسوں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے جو بے پناہ محبت تھی اس کا تذکرہ احادیث رسول اور کتب سیر میں نہایت کثرت اور تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور دونوں کانوں سے سنا کہ حضور رحمت عالم ﷺ امام حسینؓ کے دونوں ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور امام حسینؓ کے دونوں قدم سینہ مبارک پر تھے۔" راوی کا بیان ہے کہ شہزادہ گرامی قدر [illegible] دونوں قدم حضور ﷺ کے سینہ مبارک پر تھے۔ پھر حضور ﷺ نے حسینؓ سے فرمایا کہ "منہ کھولو"۔ پھر حضور ﷺ نے [illegible] چوما پھر فرمایا پروردگار عالم میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔ حسینؓ اعظم کی بارگاہ رسالت میں محبوبیت کا یہ عالم تھا کہ حضور نماز پڑھتے ہوئے سجدے کی حالت میں ہوتے [illegible] یہ دونوں بھائی [illegible] محبت سے

حضور ﷺ کے سامنے پیش رہا جاتا۔ حضور ﷺ آپ کے ساتھ چلتے۔ یہ حسین کی پرورش تھی۔ حضور ﷺ سب کی فرمائش پوری کر دیتے آپ ﷺ وہیں۔ تاکہ ان کی ... ہو ... ایک بار ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ کی ... جب سیدہ ... حضور ... حسین ... کی آواز آئی تو دوڑ کر گھر میں داخل ہو کر فرمایا فاطمہ یہ تو نہیں جانتی کہ ان کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

عالم وحق کی کائنات میں اگر جھانک کر دیکھا جائے تو شہید اعظم کو ایک عجیب خصوصیت حاصل ہے کہ حضور ﷺ سے نسبی تعلق بھی حضرت حسین کے لئے فخر و سعادت کا باعث تھے۔ ... قیامت تک ... ہونے والے واقعات کو چشم نبوت ملاحظہ کر رہی تھی۔ ... حضرت ... کر رہی ہے۔ ... تاریخ اسلام کی تشکیل میں ... اہم کردار ادا کریں گے کہ تاریخ انسانی ... قیامت تک ... روشنی ... رہیں گے۔ ... نے یہ ثابت کر دیا۔ ملت اسلامیہ نے جو عظیم شخصیت پیدا کی ہیں ان میں ایک حضرت حسین بھی ہیں لیکن حضرت حسین صرف عظیم شخصیت ہی نہیں ... بے شمار شخصیات کی طرح مظلوم بھی ہیں۔ ... شخصیت ... عزیز و اقارب ... ساتھیوں ... میدان ... شہید ... انسانیت کا دردناک ترین المیہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حسین ... مصیبت کی عظیم ...

دل و دماغ میں مہر و وفا کے ...	تصورات میں روشن نصاب ... حسین
خوشا یہ ... مقدر ...	میری ... ہے ... حسین

تاریخ حق و باطل میں خیر و شر ... ہزاروں شہادتیں ہوئیں بالخصوص اسلام کا ... تو ... عظیم شہادتوں سے بھری ہے۔ لیکن آج تک کسی شہادت کو اس قدر شہرت ... شہادت امام حسین کو ... تیرہ سو سال سے زائد گزر جانے کے باوجود بھی شہادت امام حسین کا ... اس کی شہرت اور تذکرہ ... آج تک ... امام حسین عظیم کی آفاقی عقیدت و محبت ... کائنات ... پھیلتی ہی چلی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ حسینیت ہر طبقے میں حق اور یزیدیت ہر طبقے میں شر و فساد کی علامت بن گئی ہے۔ ... شہادت کی ... سے بہرہ ور ہونے ... مگر حیرت انگیز بات یہ ہے ... جو ... شہرت حضرت امام حسین ... کی ... دراصل تذکرہ حسین کی روایت کی بنیادی وجہ شہادت حسین کا ... سے براہ راست مربوط ہونا ہے۔ بلکہ یہ کہا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا کہ "شہادت حسین سیرت النبی کا ایک اہم باب ہے"

حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین بن کر جلوہ گر ہوئے۔ ... کائنات ... ہر ورق ... کو اپنے ... خصوصیت کے ساتھ ... کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ قیامت کی صبح تک ... انسانیت ... حضور ﷺ کی نبوت

آفاقی اور عالمگیر ہے اور وہ زمان و مکان کی حدود سے [illegible] قدرت نے آفاقی صورت عطا کی ہے وہ ہمیشہ قائم [illegible] ہر جہت عظمت اور دوامیت کی حامل [illegible] ختم نہیں ہو سکتی [illegible] شہادت [illegible] بھی [illegible] جاتا ہے کہ ہمیں حسین علیہ السلام کی شہادت [illegible] حضور ﷺ کی [illegible] حیات طیبہ میں [illegible] ہو سکا [illegible] باری تعالیٰ نے سیرت النبی کے اس گوشے کے ظہور کا [illegible] امام حسین کو منتخب [illegible] حقیقت [illegible] امام حسین کا دائمی تذکرہ اور شہرت اسی وجہ سے ہے کہ یہ شہادت دراصل سیرت [illegible] ﷺ کا [illegible] ہے۔ حضور ﷺ [illegible] کے مختلف گوشوں میں سے ایک گوشہ ہے اور آپ کے فضائل و کمالات میں سے [illegible] شہادت کا وجود سیرت مصطفیٰ سے الگ ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شرف و محبوبیت کا جو رنگ ہمیں سیرت النبی ﷺ میں نظر آتا ہے [illegible] ﷺ کی سیرت کے طفیل شہادت امام حسین میں بھی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ہر صاحب کمال کی خوبی [illegible] محمد رسول اللہ ﷺ نے تو کل سے معرض وجود میں آئے ہیں [illegible] میں شہادت حسین علیہ السلام کو ایک ایسی خصوصیت حاصل ہے جو [illegible] پائی جاتی۔ اللہ جل شانہ نے [illegible] کی [illegible] حقیقت [illegible] ہی تعین فرمادیا ہے سورۃ فاتحہ میں سب بندوں کو یہ تلقین فرمائی [illegible] اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم ترجمہ: یا اللہ تو ہمیں سیدھے راستے پر چلا [illegible] لوگوں کے راستے [illegible] تو نے انعام فرمایا۔ پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] کی تفصیل فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: وسيكون مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين۔ تو جنہیں ان کے ساتھ ہے کا جن پر اللہ نے احسان فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ۔

مذکورہ آیات قرآنیہ کی روشنی میں یہ معلوم ہوا کہ نعمت [illegible] صدیقیت، شہادت اور صالحیت سے الگ نہیں اور جو چیز ان سے الگ ہو وہ اگر چہ نعمت نظر آئے لیکن وہ در حقیقت نعمت ہی نہیں [illegible] ﷺ اللہ تعالیٰ [illegible] ہے [illegible] ہر نعمت حضور کے دامن رحمت میں ہو، اگر کوئی نعمت حضور علیہ السلام [illegible] دامن [illegible] تو [illegible] صورت میں [illegible] حاصل [illegible] نبوت، صدیقیت، قطبیت، غوثیت، مقام غیبیہ سب [illegible] تمام نعمتیں [illegible] صدیقین، [illegible] کاملین [illegible] حاصل ہوئی [illegible] نعمتیں دامن حضرت محمد ﷺ میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن شہادت [illegible] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں ملی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے وعدہ فرمایا کہ "واللہ یعصمک من الناس" یعنی اللہ آپ کو لوگوں سے بچائے گا [illegible] آپ کی جان پاک [illegible] کسی کو قدرت نہ ہوگی [illegible] اگر کوئی دشمن کسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شہید کر دیتے تو [illegible] اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ [illegible] ہے [illegible] حضور ﷺ کو شہید ہونا بھی محال ہوگا۔ اس لئے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ [illegible] شہادت کیسے ملی؟ اور شہادت والی نعمت سے [illegible] شہادت حسین اسی شبہ کا حل اور جواب ہے۔

یہ امر واضح ہے کہ ہر چیز کی ایک باطنی حقیقت ہوتی ہے [illegible] ظاہری صورت۔ ظاہری صورت باطنی پر دلیل ہوتی ہے لیکن اس کا ظہور تام کبھی ابتدائے وجود سے موخر اور زمانہ مستقبل میں ہوتا ہے [illegible] شہادت کی حقیقت رسول اکرم ﷺ کی ذات قدسیہ میں پوشیدہ تھی اور [illegible]

صورت میں اس سے وقت میں بصورت [illegible] شہادت [illegible]
یہ کہ جوہر شہادت حضور سید عالم ﷺ کی ذات قدسی میں [illegible] حیثیت [illegible] شہادت [illegible] حضور [illegible]
کی ذات قدسی میں سر شہادت کا ظہور تام اور وہ سید [illegible] گیا [illegible]
حسن کی ذوات قدسیہ میں [illegible] حضور ﷺ [illegible]
یک حسم نبوی کی شبیہ کامل قرار پاتے ہیں۔ اس ظہور تام مظہر [illegible] شہید ہوئے اور امام حسین رضی
اللہ تعالیٰ عنہ میدان کربلا میں دشمنان دین کے ہاتھوں [illegible] شہادت [illegible] شہادت محمدی اور
شہادت مصطفوی کا ظہور تام قرار دی گئی۔ شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما [illegible] حسین کی ذات مقدسہ میں [illegible] کہ یہ شہادت
محمدی ہے جس کا ظہور تام حضرت حسین میں ہو رہا ہے (مقالات کاظمی [illegible])

امام بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عباس کی روایت نقل کی ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ کو ایک دوپہر کے وقت دیکھا کہ [illegible]
آلود ہیں اور آپ ﷺ کے دست قدس میں ایک شیشی ہے جس میں خون ہے۔ میں نے پوچھا [illegible] آپ ﷺ [illegible]
کیا چیز ہے؟ فرمایا حضور ﷺ نے کہ یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، جو آج [illegible] رہا ہوں۔ [illegible]
تو وہ شہادت حسینی کا دن تھا۔ اسی طرح ایک روایت سیدہ ام سلمیٰ سے بھی منسوب ہے [illegible] حضرت ام سلمیٰ
کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھیں میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا [illegible] رسول اللہ ﷺ کو خواب میں [illegible]
مبارک گرد آلود ہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے؟ [illegible] ابھی حسین کو شہید ہوتے دیکھا ہے۔ [illegible]
حسین حضور ﷺ کے دوش مطہر پر سوار [illegible] سواری [illegible] حضور ﷺ [illegible]

اسلامی سال کا آغاز ماہ محرم الحرام میں ہوتا ہے [illegible] ذی الحجہ پر اس کا اختتام
ہوتا اس بات کی علامت ہے کہ اسلامی زندگی کا سورج قربانی سے [illegible] ختم بھی قربانی [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] زندگی [illegible]
مراحل اسی ایثار و قربانی عبارت ہیں ذوالحجہ کا مہینہ [illegible] سامنے حضرت ابراہیم [illegible] اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
کی آرزوئے شہادت کا نقشہ پیش کرتا ہے اور محرم [illegible] کا مہینہ شہید اعظم سیدنا امام حسین [illegible] شہادت [illegible]
ہے۔ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو حضرت اسمٰعیل نے اپنے پروردگار کی رضا و خوشنودی کے لیے [illegible] چھری کے نیچے رکھ دیا۔ مگر [illegible]
سے پہلے ہی ان کی یہ قربانی بارگاہ خداوندی میں شرف اجابت حاصل کر چکی ہے اور محرم [illegible] کی دسویں تاریخ کو [illegible] اپنا لخت جگر
گوشوں، بھائیوں اور عزیزوں [illegible] رب العالمین کی بارگاہ عظمت میں کٹا دیتے ہیں۔

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

معرکہ کربلا میں حسین اعظم نے صبر و ضبط و عظمت و استقامت کی [illegible] عقیدت مندان [illegible] قیامت کی صبح تک محبتوں
کے پھول برساتے رہیں گے [illegible] اپنے خون [illegible] سے اسلام کے نام [illegible] ہمیشہ روشن [illegible]

[illegible] مرتی کا ہمت سمجھا جاتا ہے گا

[illegible] حسین [illegible] ہے یا جانے [illegible]

[illegible] اس نسبت اور تعلق حقیقی مدنی بنانے کا

مطلب یہ ہے کہ [illegible] حسین [illegible] کہ میری محبت کا دم

[illegible] میں دیکھنا چاہتی ہوں [illegible] میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ میری محبت

[illegible] تم [illegible] وقت [illegible] حسین [illegible] دیکھنا چاہتی ہے [illegible] ایک نیا معرکہ کربلا برپا

ہوتا دیکھنا چاہتی ہے اور تمہارے صبر و استقامت کا امتحان لینا چاہتی ہے [illegible] دیکھنا چاہتی ہے کہ دین اسلام کا پرچم بلند کرتے ہوئے تن

من دھن کی بازی لگاتا ہے۔

[illegible] وقت کا [illegible] مقابل ہے [illegible] حق صاحب [illegible] کے

تحفظ کا دم [illegible] میں بیٹھے [illegible] حسین [illegible] ایک [illegible] عظمت اسلام

کی تاریخ لکھی ہے [illegible] حسین [illegible] پکار [illegible] حسین اعظم کا

صبر و [illegible] عزیمت [illegible] ناموس تحفظ [illegible] کے تحفظ کے لئے سر فروشی کی تمنا

رکھنے والے [illegible]

[illegible] ایک خونچکاں داستان بنی ہیں۔

[illegible] حقوق کی [illegible] ایک

عظیم [illegible] کہ [illegible] حقوق کی خلاف

[illegible] جاتا ہے۔ مخصوص طبقات اور جو [illegible]

[illegible] ہیں اور [illegible] ہر شعور کو کچل دیا جاتا ہے۔

[illegible] مطلق [illegible] اور [illegible] سے سر اٹھا کر چلنے کا موسم دنوار رخصت ہو جاتا

ہے [illegible] تاریخ رقم کر کے ہمارا قربانی کی ایک [illegible]

مثال قائم کی تھی۔ شہادت [illegible] موجودات کے [illegible] روشن ہوئے تھے۔ [illegible] محکوم اقوام، مظلوم

طبقات اور [illegible] کے خلاف اپنی آزادی کی جنگ [illegible] والے حریت پسندوں کے مینارہ نور [illegible] رہیں گے۔ شہدائے کربلا

کے [illegible] مجبور و مقہور [illegible] حوصلہ [illegible] گا اور وہ استقامت [illegible] اعتماد سے اپنے نصب العین کے

حصول کے [illegible] استحصالی اور [illegible] قوتوں سے نبرد آزما رہیں گے۔ [illegible] بہنے والا یہ خون ناحق اوراق روز و شب پر

محکوم اقوام کی جدوجہد آزادی کی نتیجہ خیزی کا [illegible] تحریر کرتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کی ہزار ہا رحمتیں اور فرشتوں کا درود و سلام نازل ہوں شہیدِ عشق و وفا کی روح طیب و طاہر پر جنہوں نے اپنے خونِ جگر سے شجرِ اسلام

کی آبیاری فرمائی۔

حضور نقش لاثانی کے اخلاق کریمانہ

پروفیسر محمد حسین [illegible]

[illegible] درمیان میں [illegible] اور تم اسے قتل کر دیتے تو وہ دوزخ میں [illegible] حضور ﷺ [illegible] سچے داڑوں اور ناخنوں کا۔ [illegible] حضور ﷺ [illegible] ہو رہے تھے [illegible] ہو گئے اور ہمارے [illegible] اگرچہ اس نے [illegible] کو کلمہ [illegible] تو [illegible] طریق [illegible]

[illegible] لگانا چھپے عیبوں کو منظر [illegible] تبلیغ کے اثرات ہمیشہ قلیل ہوتے ہیں [illegible] محبوب کریم ﷺ کی سنت کے [illegible] اثرات پیدا ہوتے ہیں [illegible] کے سدھرنے سے ایک نسل سدھر جاتی ہے۔

حضور نقش [illegible] قدس سرہ [illegible] میسر رہے اور یہی زمانہ اس فقیر کیلئے حاصل حیات ہے [illegible] اپنے حبیب حبیب سرکار رحمت ﷺ [illegible] کو اپنے عزیز و مقرب کی جلوت میں بیٹھنے کے مواقع بھی [illegible] میں بھی [illegible] نیکی کا حکم اور بھلائی کی [illegible] تعلیم [illegible] تنہائی میں بیٹھیں تو [illegible] کا عیب دیکھ کر [illegible] اس سے خوش ہوتے [illegible] میرے حضور نقش [illegible] قدس سرہ [illegible] فکر و عمل سے بہت بلند تھے۔ وہ اگرچہ کسی [illegible] حضور پر نور شافع یوم [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible] میں حضرت [illegible] رضا خاں بریلوی ﷫ نے کیا خوب فرمایا ہے:

[illegible] جو [illegible] نہیں [illegible] ہے ‏ ‏ [illegible] پائے گی مری حشر میں رسوائی ہو

[illegible] رسائی کا گویا ستون سمجھتے ہیں، جب (اللہ والوں) کے پاس جو [illegible] کہ پاک لوگوں کے پاس بیٹھنے کا حق صرف (ہم جیسے) نیک [illegible] متاثر نہیں ہوتے [illegible] اللہ والوں [illegible] وطن میں انقلاب لانے کیلئے [illegible] میں نیت کا فرق ہے [illegible] صرف جلتے [illegible] ہے۔ جوان [illegible] ﷺ [illegible] حدیث پیش کی

لا یشقی بھم جلیسھم

[illegible] یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ ان کی صحبت و مجلس [illegible] کا اعلان ہے تو [illegible] ختم ہونے والا ہے۔ یاد رہے اوپر کا [illegible] حدیث قدسی [illegible] ان کے پاس آ گئیں تو اسلام کی عظمت کی دلیل [illegible] کو ان اللہ والوں کی بارگاہ میں [illegible]

[illegible] ‏ ‏ [illegible] بارگاہ میں ہے!

[illegible] کی عظمت کو تسلیم کرتے [illegible] بارگاہ میں [illegible] ساتھ [illegible] سجدہ [illegible] کا اصل مشن [illegible] کام [illegible] ہیں۔ میرے آقا حضور [illegible] کا اصل [illegible] رحمت [illegible] لوگوں کو [illegible] لوگوں کی خفیہ صلاحیتوں سے پردہ [illegible] کار بنایا۔ میرے [illegible] زندگی [illegible] کرتے ہیں [illegible] ﷺ [illegible] انقلاب [illegible] کی ایک جھلک ہے، ضرور ہے اور اب پھر پڑھئے

ان ھم رحمتی ‏ ‏ بیشک ان میں میری ہی رحمت ہے۔

حق یہ ہے کہ جب [illegible] ﷺ کی [illegible] ہو جاتی ہے تو پھر ان کی ادا رحمت بن جاتی ہے۔ ان کا [illegible] رحمت ہی رحمت ہوتا ہے۔ [illegible] مشکلات [illegible] فرماتے ہیں، کبھی [illegible] عقیدت [illegible] ہی رحمت [illegible] گیا [illegible]

تاجور بنا دیں۔ میں نے اپنے سرکار نقش لاثانی کی رحمت کا [illegible] مشاہدہ [illegible] تھے۔ [illegible] رحمت کا دریا ہمارے دل [illegible]

[illegible] تک پہنچا دیتے ہیں

حضرت شیر [illegible] تھے

[illegible] شاہ صاحب قدس سرہ ایک

[illegible] شریف میں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] تو اس نے وکیل کا نام ظہور دین (مرحوم) تھا۔ اپنے موکل [illegible] حضور شیر ربانی قدس سرہ کی خدمت [illegible] جب ان کی باری آئی تو مدعا بیان شروع کیا۔

حضرت شیر ربانی نے پوچھا بیٹا تمہارا نام کیا ہے [illegible] ظہور دین۔ آپ نے اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا [illegible] حضرت آپ میرے لئے دعا کریں مگر ایک بات بتا دیں [illegible] وکیل کا یہ کہنا تھا کہ حضرت کی طبیعت [illegible] آپ نے [illegible] ظہور دین [illegible] میں [illegible] معاف [illegible] جرم بری [illegible] معاف کر دے۔ پھر [illegible] معاف [illegible] تو شیر ربانی [illegible] دیا۔

[illegible] مقصد [illegible] شفقت کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے [illegible] ہو یا جلال میں ہو [illegible] بہر حال شفیق [illegible] رحمت ہوتے ہیں انہیں رحمت ہی مقصود ہوتی ہے۔

حضرت نقش [illegible] قدس سرہ [illegible] خصوصاً [illegible] وہ شخص جو گناہگاری کا شکار [illegible] دلوں میں معصیت کا بیج بو دیتے تو وہ [illegible] شرمناک تھا۔ پھر حضور نقش ثانی قدس سرہ کی توجہ سے ان کا مستقبل [illegible] کے یہ اثرات [illegible] کی اصلاح [illegible] تھے۔

[illegible] برکات کے سلسلے میں ایک دو واقعات پیش کرتا ہوں [illegible]

۱۔ میرے ایک [illegible] ڈاکٹر بھی ان کی شفا سے مایوس ہو چکے تھے۔ دربار شریف حاضر [illegible] قدس سرہ [illegible] جلال میں آگئے اور یوں لگتا تھا جیسے آپ [illegible] کوئی چیز [illegible] جلال کے ان عظیم مظاہر سے مریض رو بصحت اور پھر مکمل شفایاب ہو گیا۔

۲۔ چوہدری محمد صدیق [illegible] ایک دوست کا واقعہ سناتے ہیں جو خود دربار شریف کے [illegible] پہلے بھی [illegible] کر چکا ہوں کوئی فائدہ نہیں ہو

حضور نقش لاثانی قدس سرہ جلال میں آ گئے تو فرمایا اس سے نحوست [illegible] چنانچہ [illegible] دربار شریف سے نکال دیا گیا۔ وہ سخت پریشانی کے عالم میں چند قدم ہی گیا ہوگا [illegible] چند قطرے نکلے اور درد بالکل جاتا رہا۔ [illegible] سعادت تھی [illegible] صاف فرما دیتے۔ حضور نقش لاثانی خوشی [illegible]

۳ جناب [illegible] سیالکوٹ میں [illegible] کے قریب کرایہ کے ایک مکان میں رہائش پذیر تھا۔ اس محلے کی ایک خاتون اپنے بچے کو لے کر دربار شریف حاضر ہوئی [illegible] دربار شریف میں داخلے پر سخت پابندی تھی، چنانچہ حضور جلال میں آ گئے [illegible] یا تو میں بھی جلال کی زد میں آ گیا۔ بہر حال وہ بیمار عورت لوٹ گئی۔ مجھے خدشہ تھا کہ وہ سخت بددل ہو گئی ہے [illegible] شاید دربار شریف [illegible] میرے خلاف [illegible] سیالکوٹ گیا تو معلوم ہوا کہ خاتون بہت ہی خوش ہے [illegible] علاوہ ازیں [illegible] مسائل تھے جو ایک مدت سے اس کیلئے سوہان روح بنے ہوئے تھے۔ خدا کے فضل سے وہ بھی [illegible] دربار شریف کی برکات [illegible] بیان کرتی تھیں، اس عاجز کا ذکر بھی تشکر آمیز لہجے میں کرتی رہی۔

میں نے نمونے کے طور پر یہ چند واقعات قلمبند کئے ہیں [illegible] متعلقہ اشخاص [illegible] دوچار ہونے کا موقع ملے، ان سے واقعات سنے اور معرض تحریر [illegible] میں حضور نقش لاثانی کی رحمت نے مشکلکشائی کی اور سائلوں کا [illegible] دربار شریف کے مخلص [illegible] صوفی [illegible] شوکت علی [illegible]

صوفی صاحب موصوف کی روایت کے مطابق موضع [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] کی ضرورت کے تحت دربار شریف کا قصد کیا [illegible] خدا کی قدرت حضور قبلہ عالم بارہ دری میں ہی جلوہ گر تھے۔ سلام عرض کیا تو [illegible] عرض کی پچاس ہزار روپے [illegible] اسی وقت [illegible] مجھے عطا کر [illegible] عرض کیا حضور مجھے [illegible] ضرورت [illegible] پچاس ہزار کی بات کر رہے تھے [illegible] میں شرمندہ ہوا۔

۲۔ مولوی غلام حسین صاحب امام مسجد موضع [illegible] دربار شریف حاضر ہوا تو حضور نقش لاثانی قدس سرہ نے پوچھا، غلام حسین کیا کرتے ہو؟ عرض کیا حضور امرود بیچتا ہوں [illegible] چنانچہ [illegible] خدمت کر دی۔ حضور نے فرمایا [illegible] جوڑا ٹوپی سمیت اور مصلیٰ کا ایک [illegible] عطا فرما دیا۔ میں نے امرودوں کی رقم دوبارہ پیش کرنی چاہی تو فرمایا اسے بھی لے جاؤ یہ بھی تمہاری ہے۔ گھر آ کر گنا [illegible] تھا۔ (یہ واقعہ بھی صوفی شوکت علی عاجز صاحب نے لکھ کر دیا)

۳۔ انہیں صوفی صاحب کے بیان کے مطابق ایک [illegible] عرض کرنے کے بعد اس نے بھینس کا سوال کیا حضور نقش لاثانی قدس سرہ نے پوچھا بھینس کس لئے، بولا حضور دودھ پینے کیلئے [illegible] سب سے زیادہ دودھ دینے والی بھینس کا انتخاب کیا۔ بعض خدام بارگاہ نے عرض کیا حضور یہی بھینس سب سے زیادہ دودھ دیتی ہے، اس کے بجائے کوئی دوسری بھینس [illegible] جاتی۔ فرمایا للہ الملک۔ تھوڑی دیر بعد ایک ٹرک پر پانچ بھینسیں [illegible] میں پہنچ گئیں [illegible] توکل علی اللہ کی یہ برکات حضور نقش

ثانی قدس سرہ کی سیرت پر چھپی ہوئی تھیں جو اس وقت چھپ رہی ہے

وہ سب سوئی تھیں

بعینہٖ وقوت صرف ایک شخص نے صرف ایک مجلس میں بیٹھ کر بیان کئے۔ اگر مجلس ... طریقت میں سے ہر ادنیٰ بلکہ

حضور سے پہلے اپنے مشاہدات بیان کرنے بیٹھ جاتے تو ایک حضور قبلہ ثانی قدس سرہ کی کرامات ... اقبال ... ایک دفتر تیار ہو گا

جو حق یہ ہے کہ یہ عاجز فقیر جیسے چند سال سے ... کادنیٰ حیثیت سے خدمت و برکت میں رہنے کا شرف حاصل کر ... شہادت کی بنا پر یہ

بات بہت کم ہو جائے گی بلکہ درست حقائق جو حکایات ... سے شامل حال رہتیں وہ کبھی تحریر میں نہ آئیں حقیقت یہ ہے کہ آپ جو مسائل سے بھی

زیادہ اس کی ضروریات کو جانتے ہوتے اور جو جانتے اسی کی روشنی میں نوازتے۔ مثلاً

میرے یتیم بھانجے رانا محمد عطاء الحق حضور کی یتیم پروری سے سرفراز ہوتا رہا۔ اس کی زمین علاقہ جوہر آباد میں ہے۔ انتقال کا مرحلہ آیا تو حضور

قبلہ ثانی قدس سرہ نے مجھے بیچ میں بٹھا دیا۔ اسے ساتھ لے کر حجرہ مقدس میں لے گئے اور مبلغ دو ہزار روپے عطا فرمائے۔ ضرورت ... سے کوئی

التجا بھی نہیں کی تھی۔ گرمیں اسے خود دیتا تو چار پانچ سو سے زیادہ نہ ہوتا۔ یہ دور 1998 ہے۔ ملک بھر کے روپے ... تھے۔ کرائے کل 1000 روپے کے

چند ماہ بعد اس کی شادی ہوگئی۔ رشتے کا انتخاب منظوری اور جملہ اخراجات سب میں آپ کی رحمت کارفرما رہی۔ (اس سے ایک سال پہلے اس

کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ کی شادی بھی آپ ہی کے لطف و کرم سے سرانجام ہوئی تھی۔)

عطاء الحق کی شادی کو بمشکل ایک مہینہ گزرا تھا کہ ایک حادثے میں اس کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ حضور قبلہ عالم نے اسے سرگی

ہسپتال میں خود داخل کرایا اور چند روز سو روپے بھی اس کی مدد کو عطا فرمائے

میرے ماموں صاحب بھی مرید تھے۔ دربار شریف میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ ان دنوں ... کی ایک دو میل کا ... فرمائی جو

آج بھی ان کیلئے برکات کا ... ہے۔ یہ چھوٹے سے چھوٹے صرف ایک ... میں ایک عنایت ... ہو سکتا ہے جو رحمۃ للعالمین ﷺ کی

... میں ہے اور آپ ... کے جو دو سخا کا ... ہے۔ ... اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے حضور کریم ... کے جد کریم،

ان کے مولائے کریم ﷺ کی شان میں

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے ... بتا دمعلوں کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

اوپر کے واقعات آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ یہ سب ... کی خدمت کے کام نہیں ... کی ... تھیں۔

جہاں خدمت سے عوض کی صورت ہوتی تھی، وہاں ... کا ... ہوتا تھا۔ مثلاً تعمیری پروگرام شروع ہے۔ مر شہنشاہ ثانی

سے متعلق کوئی تکمیلی منصوبہ ہے یا مسجد نیسے انوانی کے بارے میں ... میں کوئی تعمیر و توسیع مطلوب ہے یا کھیتوں میں کوئی کرایہ دینا ہے

معمار ہوئے گئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان سے کام پر یا شاید ... بھی زیادہ ... رہا ہے۔ (... ضروری ہے) مگر

معاوضہ دیتے وقت عام ... نہ مزدوری سے بہت زیادہ ... دیا جاتا بلکہ کپڑوں کے جوڑے، مشائی ... اور دیگر کئی قسم کے تبرکات سے نوازا

جاتا۔ اسی سلسلے کا ایک واقعہ صوفی شوکت علی عاجز بیان کرتے ہیں۔ ان کے بقول دربار شہنشاہ ثانی کے فرش میں لگانے کیلئے ٹائلوں کی ضرورت تھی

موضع میر امتیان روڈ کے ایک صاحب ... مہیا کر ... تو وہ ... ہو ... بہرحال ... اس نے ٹرک بھیج دیا۔ ... میں سمجھتا تھا کہ یہ

لوگ مفت کام کرنے کے عادی ہوتے ہیں) ٹرک دربار شریف سے واپس جانے لگا تو حضرت صاحب نے مٹھائی کا ایک ڈبہ عطا فرمایا۔ گھر آ کر دیکھا

اس میں مبلغ-/3700 روپے تھے جو اس زمانے میں ... سے رحیم یار خان کا کرایہ تھا اور یہ تصور جو لوگوں نے اپنے کوتاہ مشاہدات کی بنا پر ذہن

نشین کر لیا ہوا ہے کہ پیر لیتے ہیں، دیتے نہیں۔ آپ کے دربار میں ... ہو جاتا تھا۔ بیعت کے وقت بھی بعض لوگ حصول برکت کیلئے کچھ نقد، نذر وغیرہ

پیش کرتے تو فرماتے اس کام کیلئے کسی کو بیعت کرنا حرام ہے۔ (اگرچہ سنت کے مطابق بعض دفعہ نذرانے ... بھی دے دیتے لیکن یہ انہیں لوگوں کا قبول

ہوتا تھا جو اس قسم کے تصورات سے بلند تر ہوتے تھے)

میرا قبولِ اسلام

میری حیاتِ مستعار میں ایک ایسا وقت بھی [illegible]
قادیانی سے میری عقیدت بیشی کسی میں [illegible] عقیدت [illegible] میری [illegible]
کے ادوار سے روح کو مکمل طور پر چھپا رکھا تھا۔

اس دور میں مسلمانوں کے عوامی حلقوں سے [illegible]
بد سیرت جھوٹا مدعی نبوت تھا، جس کی ساری زندگی مکاریوں [illegible]
کے سپرد کرنا لازم سمجھتا تھا۔ کیونکہ اس طرح کے معترضین [illegible]
قادیانی کتب سے جن کے نام ہی میں پہلی دفعہ سنتا تھا [illegible]
ایک روز، تجاہل سوچ بچار کے بعد نگاہ مطالعہ سے تحقیق [illegible]
قادیانیوں کی سیرت اور ان کی تحریرات پر اعتراضات [illegible]

آخر ایک مدت کی جانفشانی اور عرق ریزی سے [illegible]
ساتھ ان کتب کا مطالعہ کیا گیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی [illegible]
بالک اور جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ جس کی شخصیت [illegible]
مدد و عیاش کی [illegible] کی دولت [illegible]
اور آخر ایک دن کچے دھاگے کی طرح ہمیشہ کے لئے ٹوٹ گئے۔

میرے گلشن اسلام میں داخل ہونے کی ایک بڑی وجہ [illegible] بھی تھے جو میری دینی دلچسپی کے لئے چراغ راہ ثابت ہوئے۔ خاص طور پر ایک خواب تو مجھے اس دور میں آیا جب میں تقریباً [illegible] حضرت محمد ﷺ [illegible]
تشریف لائے ہیں۔

آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کے چند صحابہ کرام بھی تھے [illegible] ﷺ [illegible]
گھروں میں چل پھر رہے ہیں۔ لیکن جب آپ ﷺ [illegible]
کے پاس ہی رک جاتے ہیں اور آگے نہیں بڑھتے۔ میں اپنے [illegible] حضور ﷺ
رحمت عالم ﷺ آگے کیوں تشریف نہیں [illegible] آپ ﷺ نظرِ رحمت سے میری طرف [illegible]
ہیں تب ساری بات میری سمجھ میں آجاتی ہے اور میری ساری پریشانی [illegible] میری [illegible]
دوسرا خواب میں نے اس وقت دیکھا جب میں [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible] مجھ سے وضو [illegible]

خواب میں [illegible] قادیانی [illegible]

بہت [illegible] یہ کرنی کا باعث [illegible]

[illegible] میری طرف [illegible] جیسے جیسے ہمارے اور اس آگ کے درمیان فاصلہ

[illegible] کوشش کرتا ہوں [illegible] کھاتا ہوا زمین پر گر جاتا ہوں۔

[illegible] شدت بھی [illegible] قادیانی [illegible] پھینک دیتا ہے آگ

[illegible] کے فوراً بعد میں [illegible] چیخ نکلتی ہے اور

[illegible] قادیانی [illegible] عمل حت جیسی

میں گھبرا کر اٹھ جاتا ہوں [illegible] قادیانیت [illegible]

اور اسلام قبول کر لیا، الحمد للہ۔ میرے قبول اسلام کے [illegible]

سیلاب [illegible] میں حائل اگر خدا [illegible] حضور رحمت عالم [illegible] کی نگاہ فیض نہ ہوتی تو شاید [illegible]

[illegible] کا کل ہو چکا ہوتا

[illegible] میرا ایمان [illegible] اس مسئلے سے

میرے اسلام قبول کرنے کی خبر قادیانیوں میں [illegible] (قادیانی

[illegible] کے لئے انہوں نے [illegible]

[illegible] گھر کے [illegible]

[illegible] گھر میں [illegible]

[illegible] کی پیمرا تجویز [illegible]

[illegible] رحمت [illegible]

[illegible] ہر صورت میں مجھے قادیانیت [illegible]

[illegible]

ہر روز ہمارے گھر میں کوئی نہ کوئی قادیانی پنڈت [illegible] مجھے سمجھانے کی [illegible]

مسلمانوں والا اسلام ایک مردہ اسلام ہے اب جس [illegible] مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول [illegible]

[illegible] کافر اور جہنمی [illegible]

جاتا۔ ایک طرف قادیانی پنڈت میرے ایمان کے [illegible] دوسری طرف [illegible] گھر والوں کے [illegible]

[illegible] میں سرگرم عمل تھے۔ اس سلسلے میں کبھی تشدد کے حربے

استعمال کئے جاتے اور کبھی [illegible] کے [illegible] کی دھمکیاں [illegible]

[illegible] میرا ایمان [illegible] ہوتا جاتا۔

اللہ رب العزت کی عطا کردہ ثابت قدمی [illegible] گھر

[illegible] راتوں [illegible]

[illegible] خصوصاً میری زندگی کی سب سے عظیم ہستی میری [illegible] داخل ہو جائے [illegible]

بچ جائے۔ لہٰذا میں نے ہمت کر کے سب سے پہلے اپنی [illegible] دعوت [illegible] ایک تو وہ پہلے ہی مجھ سے ناراض تھیں [illegible]

[illegible] دعوت کی وجہ سے مزید ناراض ہو گئیں۔ لیکن میں نے ہمت [illegible] کفریہ عقائد سے آگاہ کرتا گیا [illegible]

[illegible] رسول اس کی فاحشہ

[illegible] کے در دو صفت خلفائے راشدین اس کے

[illegible] اثر میری پیاری ماں پر یہ ہوا کہ خدا کی رحمت سے وہ

[illegible] پوشیدہ طور پر اسلام قبول کر لیا۔ اور مرزا

قادیانی پر لعنت بھیجتی رہیں۔ الحمدللہ

قبول اسلام کے [illegible] ایک خوفناک [illegible]

[illegible] اور کتنی دیر دیکھ کر واپس مڑ جاتی ہے [illegible] جب میری پیاری ماں [illegible] مجھے سنایا تو میں [illegible] اپنوں کے پیچھے [illegible] زیادہ پڑی ہوئی ہے [illegible] قادیانی معبد کے شر سے بچا لیا۔ مجھے امید ہے کہ [illegible] اس خواب کے چند ماہ بعد اللہ پاک نے اپنی رحمت کے موتی میرے ایک بھائی کی جھولی میں بھی ڈال دیے [illegible] پہنچ گیا۔

وہ وقت میں کبھی نہیں بھول سکتا جب میری [illegible] ساری رات میری پیاری ماں کے سرہانے کھڑی رہی اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتی رہی کہ وہ انہیں بھی [illegible] ساری رات میری پیاری ماں ہسپتال میں شدت درد سے تڑپتی رہیں [illegible] مجھے اپنی [illegible] 18 [illegible] 2003 [illegible] کو خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات سے ایک [illegible] مجھے [illegible] مسلمان میرا جنازہ پڑھیں [illegible] قبرستان میں دفن کیا جائے۔ جب میں نے اپنے گھر والوں کے سامنے اس نصیحت کا ذکر کیا تو [illegible] ہمارے گھر میں جھگڑے شروع ہو گئے [illegible] کہ میری ماں مسلمان تھیں [illegible] نصیحت تھی کہ مسلمان میرا جنازہ پڑھیں۔ اس اعلان نے [illegible] ہماری ساری گلی مسلمانوں سے بھر گئی۔ میرے دوستوں نے مزید [illegible] کرکے پورے شہر کے نامور علماء کو [illegible] ختم نبوت جناب محمد [illegible] عبدالرزاق صاحب بھی پہنچ گئے۔ خطیب ختم نبوت جناب مولانا غلام حسین [illegible] نے جنازہ پڑھایا اور میری پیاری ماں کو [illegible] کے مشہور قبرستان [illegible] دفن کر دیا گیا۔ درجنوں کی تعداد میں قادیانی پاس کھڑے یہ سارا منظر دیکھتے رہے لیکن کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ وہ جنازے کی چارپائی کو ہاتھ بھی لگا سکے۔ یا کسی بھی قسم کی کوئی مداخلت کر سکے۔ وفات کے بعد اکثر میری پیاری ماں مجھے میرے خوابوں میں بہت خوش نظر آتی رہتی ہیں اور یہ حوصلہ دیتی رہتی ہیں کہ میرے دل مرتے دم تک امت مسلمہ رہنا۔

مشکلات اور پریشانیوں سے کبھی مت گھبرانا، اپنے گھر والوں اور دوسرے قادیانیوں کو دعوت و تبلیغ کرتے رہنا۔ اس سے خدا تعالیٰ اور حبیب خدا ﷺ بہت خوش ہوتے ہیں۔

"مسلمانوں اور قادیانیوں کے قبرستان پر سائنسی رپورٹ"

یہ 1999ء کی بات ہے کہ جب میں قادیانیت کو [illegible] سمجھتا تھا۔ مجھے قادیانیوں کے جنازے کے ساتھ قبرستان [illegible] ضلع

[illegible] تھی [illegible] وہاں کرتا تھا اس کی گہرائی صرف
[illegible] کے ساتھ مرتے جا رہے تھے قبر ہی کی ڈیڑھ دو
[illegible] سے ایک ڈیڑھ دو فٹ گہری قبر میں قادیانی مردے کو
[illegible] مسلمان کہتے ہیں کہ وہ مُردوں کی قبروں کی نوعیت
[illegible] قادیانی مربیان (قادیانی پوپ) نے اس بارے
[illegible] پر فلسفہ ظاہر ہوتے انہوں نے یک جواب
میں یہ اعتراض رفع کرنے کی کوشش کی جس کا مفہوم یوں تھا
[illegible]
[illegible] نہیں مرتا بلکہ الحمدللہ خدائے عزوجل کی رحمت ہے
[illegible] کی وجہ بتادیا۔ قبروں کی گہرائی کے متعلق ر
[illegible]
مسلم قبروں کی گہرائی [illegible] ناف سے اوپر چھاتی کے برابر رکھا جاتا ہے (جو کم و
بیش ۳ تا ۵ فٹ ہوا کرتا ہے لیکن قد سے زیادہ نہ ہو۔ (درمختار)
[illegible] کے متعلق ریسرچ کی تو یہ سامنے آیا کہ قبر کی گہرائی جو
[illegible] کے قابل ہے۔ ڈیڑھ دو فٹ گہری قبر کے اندر سے
[illegible] کا شکار ہوتے ہیں۔ ٹیکسٹ بک پر یوینٹو ور سوشل
میڈیسن میں ڈاکٹر پیل نے واضح کیا ہے کہ
[illegible] اس لئے کہ تین فٹ کے اوپر زمین
[illegible] SO [illegible] BACTER A [illegible] سے زمین کے مسامات سے گیس خارج
[illegible] کم قبر کی گہرائی بارش کے پانی کو بھی متاثر
[illegible] سے متاثر ہوتے ہیں۔ [illegible] اوسطاً قبر کی گہرائی ۳ تا
۵ فٹ ہونی چاہیے۔ (ٹیکسٹ بک آف پریوینٹو سوشل میڈیسن)
[illegible] بر عکس [illegible] کہ عہد سے تیرہ صد تک اسی طرح کی روشوں پر
چلتے نظر آتے ہیں۔ دراصل مرزا قادیانی کی ساری زندگی خلاف [illegible] عادات اطوار کی گرد سے اٹی رہی جس سے اس کی امت کی رگوں میں
[illegible] قادیانیوں کا ساتھ نہ چھوڑ [illegible] کے ہر گوشۂ حیات کو
[illegible] کے علاوہ [illegible] نظریات کو صرف اپنے تک
[illegible] انجیکشن لگانا شروع کر دیے۔ اور تقریباً سو سال سے اب تک مسلسل لگاتے چلے
[illegible] اس نے ایک سال میں کم سے کم پانچ یا دس
مسلمانوں کو [illegible] رکھی گئی ہے کہ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر
حصہ نہیں لے گا اسے مخلص قادیانی نہیں کہا جائے گا۔

اسلامی پردہ اور عفت خواتین

علامہ مصطفیٰ [illegible] رضوی

Noble woman

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کے علاوہ دیگر کسی نظام حیات کو اس دنیا میں دوام اور ہدایت حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے کہ اسلام کے قوانین اور نظام کسی انسان کے وضع کردہ نہیں، بلکہ خالق کائنات کے عطا فرمودہ ہیں۔ اس لئے کوئی بھی اسلامی نظام اور شرعی اصول میں کوئی انگشت نمائی نہیں کرسکتا۔ اسلام نے جن چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان میں ہمارا اور ہماری قوم کا بلکہ پوری انسانیت کا بھلا ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے اس کی وجہ سے یہی ہے کہ اس میں ہمارا، ہماری قوم کا اور ساری انسانیت کا نقصان ہے۔

پردہ اور حجاب یقیناً اسلام کا ایک مثالی نظام اور اعلیٰ اصول ہے۔ اسلامی پردہ کو لازم کرنے میں ضرور صنف نازک کی کامیابی مقصود ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کے گھروں اور معاشرے کو خوشگوار اور پرسکون دیکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے پردہ جیسی چیز عورتوں پر لازم کرکے ان کو کامرانی کی شاہراہ پر چلنے کی دعوت دی ہے۔

ذرا قرآن کریم کے پرکیف پیغام کو ملاحظہ کیجئے جو عورت کی عظمت و شوکت میں چار چاند لگا رہا ہے۔

وقل للمؤمنات يغضضن من أبصارهن ويحفظن فروجهن ولا يبدين زينتهن إلا ما ظهر منها وليضربن بخمرهن على جيوبهن (النور ۳۱)

ترجمہ " اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں"

اس آیت میں مومن عورتوں کو اپنی ناموس اور آبرو کی حفاظت کے احکام اور آداب کی تعلیم دی گئی ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے

وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الأولى۔

پردہ اسلام کا ایک قیمتی شعار ہے عورتوں کے لئے، اور یہ حقیقت ہے کہ انسان کی بھلائی کے لئے اسلام نے جو بھی طریقے عطا کئے ہیں ان میں کبھی نقصان نہیں ہوسکتا۔

اب احادیث کریمہ سنئے اور اندازہ لگائیے کہ پردے کے بارے میں کتنی تاکید فرمائی گئی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

[illegible] عورت کے [illegible] [illegible] [illegible] تک کہ [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رہتا ہے [illegible] سے حاصل [illegible] [illegible] رہتا ہے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible] عورت کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی طرف دیر سے

دیر سے وہ [illegible] عظیم کے قریب ہوتا رہے گا۔ اس نے پہلی [illegible] [illegible] پر [illegible] کی۔ جب نظر [illegible] پڑے گی تو پھر کہ وہ [illegible] بھی

[illegible] [illegible]

اسی طرح عورت کو بھی غیر محرم کی طرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شریف کی حدیث ہے

حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھیں کہ عبد

اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضور ﷺ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو نابینا ہیں ہمیں

نہیں دیکھیں گے حضور ﷺ نے فرمایا تم دونوں اندھی ہو؟ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پردہ کی [illegible] کے غیر محرم کو اپنے سے پوشیدہ

رکھنا ہی ضروری نہیں [illegible] غیر محرم کی طرف خود نظر [illegible] سے بھی [illegible] ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ [illegible] [illegible] [illegible] فرمایا کہ عورت کے لئے کونسی چیز بہتر ہے۔ تمام صحابہ کرام

رضی اللہ تعالیٰ عنہم خاموش رہے کسی نے کوئی جواب نہ دیا [illegible] [illegible] [illegible] میں اسی وقت سیدہ فاطمہ کے پاس [illegible] [illegible] کر پوچھا

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ﷺ [illegible] فاطمہ [illegible]

[illegible] [illegible] کے لئے سب سے بہتر یہ چیز ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فرمایا [illegible] [illegible] [illegible] نہ دیکھیں اور مرد ان کو نہ دیکھیں۔

فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ کا جواب حضور علیہ السلام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آپ نے فرمایا کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

سبحان اللہ مرد اور عورت دونوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بچی رکھے اور نی

پارسائی کی حفاظت کا عمدہ طریقہ ہے

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سنور کر [illegible] قیامت کی اس تاریکی کی مثل

ہے جس میں کوئی روشنی نہ ہوگی۔ (ترمذی شریف [illegible] [illegible] [illegible])

بن سنور کر نکلنا اور غیر محرم کے قریب سے گزرنا، نیز خوشبو [illegible] [illegible] غیر محرموں کو دعوت نظارہ دینا کس قدر بری بات ہے اور بے پردگی

میں شامل ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور کے دانشوروں اور سائنسدانوں نے تجربات کی [illegible] [illegible] جس سے پردہ کی دینوی اور آخروی فوائد کا

اندازہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر [illegible] کلارک لکھتے ہیں کہ

"مرد اور عورت کا اختلاط [illegible] کے گھر میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رشتہ داروں کے گھر میں بغیر اجازت قیام اور چائے پینا

یہ تمام میری نگاہ میں نقصان دہ ہیں اور اس کا اثر نسلوں تک جاتا ہے [illegible] نے اختلاط (میل ملاپ) سے عورتوں کو دوسرے

مردوں کی طرف مائل دیکھا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور فحاشی کو بڑھتے دیکھا۔ گھروں کو

[illegible] [illegible] عورتوں اور مردوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لوگ گھروں میں آتا جانا رکھیں"

[illegible] مغرب [illegible] عورت کی آزادی [illegible] ہے اسلام نے تو عورت کو پردے اور حجاب میں رکھ کر حقیقی عزت کا راستہ بتایا ہے اور اسے گھر میں رکھ [illegible] عصمت کے تحفظ کا [illegible] عورت گھر [illegible] اور [illegible] نہیں [illegible] میں عورتوں [illegible] عورتیں [illegible] ہیں [illegible] سے مرعوب [illegible] کے ساتھ [illegible] اور شرم و حیا کا [illegible]

[illegible] دیگر مغربی ممالک میں [illegible] سے پہلے ہی جنسی تعلقات قائم ہو جاتے ہیں اور کئی ایک غیر فطری [illegible] سامنے آتے ہیں۔

پردہ اور حجاب کے بارے میں آج مسلمانوں کے [illegible] کر رہے ہیں [illegible] عورتوں کو پردے میں رکھ کر ان پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ ایک مغربی نومسلم عورت نے بھی [illegible] میں اپنے [illegible] کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا "حجاب نے مجھے تحفظ دیا [illegible] پہلے میں بے حجاب [illegible] مجھے [illegible] تمام چیزیں [illegible] مل گئی ہے اور اب میں پورے تحفظ کے ساتھ منزل پر پہنچ جاتی ہوں۔

[illegible] پردہ
[illegible] پردہ
[illegible] پردہ
[illegible] پردہ

ذرا ایک غیر مسلم خاتون کا واقعہ پڑھئے اور پردے کی [illegible] کا اندازہ لگائیے۔ یقینا اس اسلامی نظام پردے سے اس خاتون کو متاثر ہوا محسوس کریں گے [illegible] پہلے ایک گلی سے گزر رہی تھی۔ ایک ٹرک ڈرائیور نے سیٹی بجائی اور فحش [illegible] میں نے [illegible] محسوس کی۔ میں نے تو بامراد اپنے بال اس قدر چھوٹے کروائے ہی اس لئے تھے [illegible] ختم ہو جائے مگر میں پھر بھی مردوں کو اپنے ساتھ جنسی شے والا رویہ اختیار کرنے سے روک نہ سکی۔ میرا خیال غلط تھا کہ میری [illegible] میری جسمی [illegible] تھی۔ [illegible] مجھے دیکھ [illegible] مجھے [illegible] جسمی [illegible] کرتے ہیں اور ان کے ساتھ تشدد کا رویہ اپناتے ہیں۔ مثلاً عصمت دری [illegible] جسمی [illegible] یہ حقیقت ہے میرے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور جنسی تشدد کیا گیا۔ میرے ساتھ مردوں [illegible] تجربات [illegible] مجھے [illegible] تشدد [illegible] روکوں؟ میں مردوں کیسے باز رکھوں کہ وہ مجھے ایک عورت کی بجائے جنسی شے [illegible] دیکھیں۔ میں [illegible] سمجھاؤں کہ وہ عورت [illegible] جنسی شے [illegible] برابر کی سطح پر دیکھیں۔ اس سلسلے میں میں نے کافی تجربات کئے اور ان میں [illegible] حجاب کا بھی ہے۔

حجاب کے متعلق میرا پہلا تجربہ تعلیمی نوعیت کا تھا [illegible] پروجیکٹ کے لئے مجھے ایک مسلمان عورت کا لباس پہن کر تین مسلمان مردوں کے ساتھ سفر کرنا تھا۔ میں نے سفید رنگ کی [illegible] ایک لمبی سوتی قمیص اور جینز پہنا۔ پاؤں میں ٹینس شوز اور سر پر پھول دار

[illegible] یہ سکارف میری حد تک محسوس [illegible] ایک مسلمان عورت [illegible]

تھی اس سے قبل میں نہیں جانتی تھی۔ ایک باحجاب عورت [illegible]

میں مجھے ایک مسلمان عورت سمجھ [illegible] جیسی [illegible] مشاہدہ [illegible]

[illegible] اب پہلے کی طرح میرے [illegible]

ایک [illegible] میں حل ہوئی [illegible] مجھے [illegible] اور مجھ سے پوچھا [illegible]

نے اسے بتایا [illegible] قطع تعلق [illegible] درمیان ایک فرق [illegible]

کیونکہ وہ مجھے مسلمان سمجھتا تھا میری سمجھ میں نہیں [illegible] کہ میں اسے حقیقت کیسے بتاؤں میں ایک سٹور میں داخل ہوئی جس میں الیکٹرانک زیورات اور

فرنیچر فروخت ہوتا تھا اس سٹور سے باہر نکلتے ہوئے ایک شخص نے پوچھا کیا میں مسلمان ہوں؟ میں نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا دی [illegible]

نہیں جانتی تھی کہ کیا کہوں اور کیا جواب دوں۔ سٹور سے باہر آ کر میں نے اپنے ساتھ سفر کرنے والے مسلمان [illegible] میں سے ایک سے میں نے

پوچھا "کیا میں مسلمان ہوں" اس نے کہا ہر وہ [illegible] جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرے وہ مسلمان ہے اس جواب سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا

کہ میں مسلمان ہو بھی سکتی ہوں لیکن میں یہ جانتی ہوں [illegible] کوئی طویل [illegible] سامنے [illegible] میں [illegible]

کہ میں مسلمان ہونے کا دعویٰ کر سکوں۔

[illegible] میرے [illegible] وطن [illegible] اور [illegible] پڑتے ہیں [illegible]

[illegible] رویوں کو [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] تلاش [illegible]

شعوری طور پر حجاب کا انتخاب [illegible] اپنے تجربات مشاہدات [illegible] کے بعد [illegible] نتیجے پر پہنچی [illegible]

پراپیگنڈہ بالکل غلط [illegible] اور [illegible] حجاب [illegible] صرف میری زندگی کا ایک

خوشگوار تجربہ بلکہ پہلی بار میں نے اپنے آپ [illegible] جیسی شخصیت کو

[illegible] جیسی کشش [illegible]"

(بیدار ڈائجسٹ لاہور)

اسلام کے احکام پردہ اور تعلیم حجاب [illegible] مغربی تہذیب [illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] خونریزی کی ایک [illegible] اسلامی قوانین کا [illegible] عورت کی عزت و عصمت کی حفاظت کی طرح

قوانین اسلام میں دیکھ رہی ہے۔

آج کی عورت مغربی تہذیب کی اندھی تقلید [illegible] مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کے چکر میں اپنی تباہی

اور بربادی کی طرف رواں دواں ہے۔ [illegible] اپنی ناموس و عفت کا [illegible]

ہے [illegible] کم فہم اور کم عقل کو نو مسلم [illegible] کے ان الفاظ پر غور کرنا چاہیے کہ "[illegible] میں نے حجاب پہنا یہ نہ صرف میری زندگی کا ایک خوشگوار

تجربہ تھا بلکہ پہلی بار میں نے اپنے آپ [illegible] محسوس [illegible] عورتوں [illegible] ہے۔

عصرِ حاضر کے تقاضے اور
علماءِ کرام کی ذمہ داریاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چونکہ اسلام مکمل نظامِ حیات ہے اس لئے اسلام زمانے اور حالات کی نزاکتوں کو سمجھنے کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ یہ یورپ کے مستشرقین کا کھلا ہوا فریب ہے کہ اسلام فقط چند عبادات اور گوشہ نشینی کا نام ہے۔ اسلام گوشہ نشینی کا قائل نہیں، یہ چند عبادات تک محدود نہیں، عبادات اسلام کا ایک حصہ اور جزو کا بیشک ضرور ہیں۔ ورنہ اسلام تو معاملات، عبادات، اقتصادیات، معاشیات، سیاسیات، معیشت، تجارت، اخلاقیات، حاجت، ضروریات، اخلاقِ حسنہ، نیک کردار، تقویٰ و طہارت، خلوص و محبت، امن، تعلیم و تعلم، الغرض انسانی زندگی کے تمام گوشوں پر حاوی ہے اور ہر وقت ہر زمانے میں انسان کی زندگی میں حتیٰ کہ بعد مردن بھی عمدہ تعلیمات اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اور اپنے زمانے اور ہر وقت ہر لحظہ راہنمائی کرتا ہوا نظر آتا ہے اور حالات زمانے کے مطابق راہنمائی ہوتی ہے۔

فکرِ امروز: ہر باشعور شخص جانتا ہے کہ عصرِ حاضر ترقی پذیر دور ہے اور حالات زمانہ میں بھی تبدیلی وقوع پذیر ہے۔ نیز ہر زمانے میں حالات زمانے کے تقاضے تسلیم کئے گئے ہیں۔ اس لئے حالات زمانہ سے آشنا ہونا ہر صاحبِ عقل کی ذمہ داری ہے۔ حالات زمانہ کا علم بھی بہت ہی ضروری ہے۔ حتیٰ کہ فقہاء علام نے فرمایا "من لم یعرف اہل زمانہ فہو جاہل" (فتاویٰ رضویہ) عصرِ حاضر میں نت نئے مسائل اور حالات کے تقاضے اور نئے نئے امورِ اسلام و سنیت کے لئے درپیش ہیں ان سے حالات زمانہ سے چشم پوشی رہنا اور ان کے تقاضوں کی طرف توجہ مبذول نہ کرنا بہت بڑی نادانی ہے حتیٰ کہ بہت اشیاء کے احکام حالات زمانہ کے مختلف ہونے سے بدل جاتے ہیں جیسا کہ فقہاء کا قاعدہ کلیہ ہے "کم من حکم یختلف باختلاف الزمان والمکان" اسی لئے مذہب اسلام نے حالات کے تقاضوں کا خود لحاظ رکھنے سے منع نہیں فرمایا حتیٰ کہ زمانہ کیسا بھی ہو جائے اس کو برا زمانہ کہنے پر بھی ممانعت وارد ہوئی ہے (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم) مگر یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ حالات زمانہ کیسے بھی بن پڑیں مگر عقائد اسلام اور ان کی اصولی باتوں یعنی ضروریات کو وہ کبھی بھی متاثر نہیں کر سکتے۔ بلکہ باطل عقائد، زمانہ اور اہل زمانہ کی بداعمالیاں عقائد حقہ اسلامیہ کی صلابت و پختگی کی وجہ سے پاش پاش ہو سکتے ہیں۔ لیکن اسلام اور حقانیتِ اسلام اسی طرح بامعراج پر رہے گی اور ہاں ایسا بھی نہیں کہ مومن بندہ بالکل قدامت پسندی اختیار کر کے زمانہ اور اہل زمانہ کی احتیاجوں کا شکار ہوتا رہے کہ رفتہ رفتہ زمانے کے حالات سے متعارف ہونے کی صلاحیت بھی ختم ہو جائے گی اور وہ مفلوج ہو کر فقط گوشہ نشین بن جائے بلکہ مومن بندہ پر لازم ہے کہ وہ حالات زمانہ کا مقابلہ کرے اور اپنے جذبات ایمانی سے عصرِ حاضر کے ہر تقاضے کو پورا کرنے کی سعی پیہم کرتا رہے اور حالات عصرِ حاضر جس کروٹ پر ہوں اس کے مطابق خدمتِ دین و سنیت کرتا رہے۔ آج ناموسِ رسول کا دور ہے۔ دوسری جانب مخالفین اسلام کی یلغار ہے۔ جماعت بھی برسرِ پیکار ہے اور تیسری طرف وہ لوگ ہیں جو علماءِ کرام کی

[illegible]

جہاد بالقلم کی اہمیت [illegible] کی ابتدائی آیات میں "علم بالقلم" فرما کر قلم کی عظمت و [illegible] حاصل ہے حتی کہ آج ہمارے پاس بھی اسلام کی تعلیمات [illegible] ہمارے اسلاف صحابہ کرام سے [illegible] ذوی الاحترام علماء کرام نے اپنی آخری سانس تک جہاد [illegible]

[illegible]

فرزند ان [illegible] سرمایات مسلمہ کو عطا فرما کر [illegible]

[illegible]

علمی مباحث [illegible]

[illegible]

حضرت احمد رضا خان البریلوی قدس سرہ العزیز [illegible]

وسعت ذہنی، فکری بالیدگی اور علمی مباحث کی [illegible]

[illegible]

[illegible] کوئی بڑی چیز نہیں [illegible]

[illegible]

سنت کے ... اسے پیش ... حالات حاضرہ ... اور ہم سب کی ... مسائل کی نئی ترتیب و تشکیل کی ضرورت ہے۔

آج علمی تحقیق و ریسرچ میں اختصاص کی اہمیت دو چند ہے ... نئے نئے مسائل کی پیچیدگی کا تجزیہ کرنا ان کے حل کی بات ہمیں درپیش ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ مسائل جدیدہ سے متعلق ... سیمینار منعقد ہوتے رہیں اور دیگر علماء و دانشوروں سے ملاقات اور تبادلہ خیال دوستی ... مقاصد پر ... تحقیقات کا ... کر سکیں۔ اس لئے کہ آج نت نئے مسائل سے امت مسلمہ دوچار ہے جن میں علماء کرام علمی مباحثہ میں حصہ لے کر امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی ہو سکے۔ "فقیہ علم امت کا پیشوا ہوتا ہے" تو اہل سنت کی صحیح رہنمائی ہم سب کا فرض ہے اور ہم سب کی ذمہ داری ہے ... ہم اسلاف کی روش پر قائم رہتے ہوئے اسلاف کرام کی مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہر ممکن کوشاں رہیں۔ الحمد للہ ... مسائل جدیدہ و قدیمہ پر فقہی سیمینار ہو رہے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں دینیات اور اسلامیات ... بہت ساری جماعتیں اور تنظیمیں کوشاں ہیں مگر علمی مباحث کی پیش رفت ... اہل سنت کے چند ادارے ... مفتیان کرام کو مدعو کر کے فقہی سیمینار کرانے میں پیش پیش ہیں جن کے ... مفتیان کرام ... اور فقہی بصیرت سے مسائل جدیدہ ... پیش کرتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کا اس سے بڑا فائدہ ہے مگر ہر شخص فقہی سیمینار کی افادیت و سمجھنے سے قاصر ہے مولائے قدیر ... مفتیان کرام کو خوب خوب علمی مباحث میں پیش رفت کرنے کی توفیق بخشے۔

میڈیا سے رابطہ: آج میڈیا ... پر تشدد ... میڈیا اور اخبارات تیز ... اور مسلمانوں ... معتقدات و نظریات ... کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ اسلام اور عام اسلام ... میں ... ہے کہ علماء کرام بھی اپنا ربط میڈیا اور اخبارات وغیرہ سے کر ... اسلام و سنت ... اسلام اور عام اسلام پر ہونے والے پروپیگنڈوں اور ... کی ضرورت ہے کہ ... میڈیا و اخبارات وغیرہ سے ربط قائم کر کے اسلام کے خلاف باطل پالیسی کا قلع قمع کریں ... میڈیا اور اخبارات کے ذریعہ کوشش کر کے عوام کو گمراہ کر رہے ہیں ... نظریات کو بیان کرتے ہیں ... ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم میڈیا سے ربط کر کے باطل معتقدات کا رد و ابطال کرتے اہل سنت کے عقائد ... پوری دنیا میں اسلامی پیغامات کو اچھے پیرایہ اور عمدہ اسلوب سے بیان کریں تا کہ حق کا اجالا ہو اور باطل کا منہ کالا ہو۔

سیاسی امور: سیاست ... امت کی ... سیاسی امور میں حصہ لینا کوئی برا فعل نہیں ہے۔ ہمارے ماضی قریب کے چیدہ علماء و مشائخ نے اپنی زندگی میں سیاسی امور انجام دئے۔ جس کی وجہ سے اہل سنت والجماعت کو ... امور میں کامیابی حاصل ہوئی۔ ہمارے علماء کرام مشائخ عظام ... پاکستان کے حصول کے لئے قائد اعظم کے شانہ بشانہ شب و روز ایک کر کے تن من دھن کی بازی لگا دی ... سیاسی بصیرت ... کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اس وقت سے آج تک ان برگزیدہ ہستیوں کو عوام و خواص ... خراج تحسین پیش کرتے ہیں

وہ ... پاکستان

... نفوس قدسیہ کے نقوش قدم پر چل کر آج بھی ہمارے علماء کرام ... میں حصہ لیں۔

یہ چند امور تھے جو عصر حاضر کے تقاضے اور ضرورتیں ہیں۔ ... اہل سنت ان پر نظر ثانی فرما کر غور کر کے ان تمام امور کو انجام دیں۔ مولی تعالیٰ ... خدمت دین و سنت ... کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

محبتوں اور جرأتوں کا

قافلہ رواں دواں

محمد آصف کسانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیران اسلام پاکستان کے مرکزی امیر جناب خواجہ محمد ناصر رحمانی اور ناظم اعلیٰ محمد عاصم محمود ایڈووکیٹ نے صوبہ پنجاب کے منتخب اضلاع کا دورہ کیا اور تنظیمی صورتحال کا جائزہ لیا۔ مرکزی امیر محترم نے ناظم اعلیٰ کے ہمراہ ضلع رحیم یار خان سے دورے کا آغاز کیا۔ شہر رحیم یار خان میں ضلعی امیر قاری عبدالحق چشتی، ناظم اعلیٰ شیخ شہزاد حسین سمیت کارکنان نے استقبال کیا۔ ضلعی ناظم اعلیٰ کی رہائش گاہ پر اجلاس منعقد ہوا۔ عہدیداران کے علاوہ کارکنان بھی موجود تھے۔ ممتاز عالم دین علامہ نذر حسین سعیدی نے شیران اسلام کی سرگرمیوں کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی، نظریہ پاکستان کے تحفظ و نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔ ضلعی عہدیداران نے ضلع بھر میں تنظیمی کام کی صورتحال سے آگاہ کیا۔

مرکزی امیر و ناظم اعلیٰ نے اس موقع پر پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا انہوں نے کہا کہ اس وقت پاکستان کے بدترین دشمن امریکہ و بھارت گٹھ جوڑ کے ساتھ وطن عزیز کے خلاف نت نئی سازشوں میں مصروف ہیں۔ ہماری محب وطن قوم اور حکمران غیرت ایمانی و جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو کر ملک و اسلام دشمن قوتوں کے خلاف اپنی عملی جدوجہد کا آغاز کریں۔ تاکہ ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملایا جاسکے۔ اس دوران صادق آباد تحصیل میں مخدوم سید جعفر حسین گیلانی کی رہائش گاہ پر علماء کے وفد سے ملاقات کی۔ اور ان کو شیران اسلام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر صاحبزادہ مسعود الحسن سعیدی، علامہ رفیق سعیدی، صاحبزادہ فیض الحسن سعیدی، صاحبزادہ حسن محمود گیلانی سمیت دیگر نے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ اور حضور مفکر اسلام محسن ملت حضرت قبلہ پروفیسر محمد حسین آسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، ملی اور مذہبی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ تحصیل خانپور میں ظاہر پیر و چاچڑاں شریف میں تنظیم سازی کیلئے رابطے کئے گئے جبکہ تحصیل لیاقت پور کا امیر قاری انور سعیدی اور ناظم اعلیٰ منیر احمد کا نامزد کیا گیا۔

<u>ضلع بہاولپور:</u> صوبائی رابطہ سیکرٹری محمد یوسف پٹھان کی رہائش گاہ پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے طلبہ اور کارکنان شیران اسلام موجود تھے۔ اس موقع پر میاں محمد اظہر ایڈووکیٹ صاحبزادہ علامہ ریاض اویسی، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور A.T.I کے ناظم حسین احمد سعیدی جنرل سیکرٹری طاہر بشیر بھٹی و دیگر موجود تھے۔ اس موقع پر مرکزی امیر نے فتنہ قادیانیت کی سرکوبی، اتحاد اہلسنت کیلئے تمام تنظیموں کے نمائندگان سے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کی درخواست کی۔ اور فکر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فکر غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اور فکر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو عام کرنے کیلئے بانی کریم حضور مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کا خصوصی پیغام گفتگو کی صورت میں پیش کیا۔

<u>ضلع لودھراں:</u> عظیم دینی درسگاہ غوثیہ لودھراں میں صاحبزادہ نصیر الدین مہروی کی صدارت میں علماء وطلبہ کی خصوصی نشست میں شرکت کی اور شیران اسلام کا تعارف پیش کیا۔ مرکزی امیر نے بانی کریم رحمۃ اللہ علیہ کی دینی وملی خدمات پر گفتگو کی۔ مرکزی ناظم اعلیٰ نے تحریک پاکستان میں علماء و مشائخ اہلسنت کے کردار پر گفتگو کی اور اسوقت اکابرین اہلسنت کو ایک مرتبہ پھر عملی جدوجہد کا آغاز شروع کرنے کی تجویز پیش کی۔ اس موقع پر موجود

اراکین نے شیران اسلام کی سرگرمیوں میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

ضلع ملتان: ضلعی امیر سید ظفر علی شاہ کی رہائش گاہ پر کارکنان و معززین سے ملاقات ہوئی۔ بعد ازاں ایک فکری نشست منعقد ہوئی جسمیں ATI کے سابق مرکزی رہنما سید سعید اقبال شاہ، غلام احمد اقبال سعیدی، ثاقب جمال سمیت دیگر موجود تھے۔ اس موقع پر مدینۃ الاولیاء ملتان میں تنظیمی کام کو بہتر موثر بنانے کیلئے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔ حضور غزالی زماں امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حضور مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کیلئے خصوصی فاتحہ خوانی ہوئی اور اکابرین اہلسنت کی تعلیمات پر عمل کرنے کا عہد کیا گیا۔ اور پاکستان کی سلامتی کیلئے خصوصی دعا کی گئی۔

ضلع میانوالی: انجمن طلباء اسلام کے سابق مرکزی صدر کمیل اختر خان نیازی کی رہائش گاہ پر نوجوانوں سے ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر عمیر خان نیازی کو ضلعی امیر، خواجہ آباد شریف کے صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ کو ناظم اعلیٰ بنایا گیا۔ بعد ازاں المصطفیٰ فری ڈسپنسری کا وزٹ کیا۔ جہاں منزل یوتھ موومنٹ کے عہدیداران سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ منزل یوتھ موومنٹ کے چیئرمین کمیل اختر خان نیازی نے حضور مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کے خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنا بھرپور تعاون جاری رکھنے کا یقین دلایا۔ بعد ازاں مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی کے مزار پر فاتحہ خوانی ہوئی

ضلع خوشاب: جماعت اہلسنت، انجمن طلباء اسلام، سنی تحریک، منزل یوتھ موومنٹ اور نظام مصطفےٰ پارٹی کے عہدیداران سے الگ الگ ملاقاتیں کی اور شیران اسلام کا لٹریچر پیش کر کے سرپرستی کی درخواست کی گئی۔ مرکزی امیر و ناظم اعلیٰ نے حضور مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، فکری اور نظریاتی خدمات سے آگاہ کیا اور مجلہ الحقیقہ کے مستقل اجراء سمیت نقش لاثانی اسلامک یونیورسٹی سمیت دیگر پراجیکٹس پر بریفنگ دی۔ اس موقع پر عابد خان بلوچ، ملک فلک شیر گجیال، زمرد خان، ناصر خان بلوچ، سجاد قادری، احمد نور مصطفائی، غلام رسول نقشبندی سمیت دیگر موجود تھے۔

ضلع سرگودھا: حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کردہ عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف حاضری دی۔ اس موقع پر ضیاء الامت فاؤنڈیشن کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد اسلم رضوی، انجمن طلباء اسلام کے صوبائی رہنما ملک جاوید اقبال کھارا، مسلم گلوبل ریلیف کے کوارڈینیٹر و مسلم لیگ (ن) کے جنرل سیکرٹری میاں نعیم الدین سمیت دیگر سے ملاقاتیں کی۔ سرگودھا یونیورسٹی میں طلبہ سے ملاقات ہوئی۔ انجمن طلباء اسلام سرگودھا ڈویژن کے ناظم محمد یونس رانجھا، حافظ محمد عامر اسحاق، منیر احمد حسینی، ملک اسد اعوان نے یونیورسٹی میں طلبہ حقوق و طلبہ مسائل کے حل کیلئے اپنی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کیلئے شیران اسلام سے اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ مرکزی امیر محترم و ناظم اعلیٰ نے تعلیمی اداروں میں انجمن طلباء اسلام کی گراں قدر خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

ضلع راولپنڈی / اسلام آباد: دورہ کے اختتام پر راولپنڈی / اسلام آباد کے تنظیمی احباب کا اجلاس شیران اسلام راولپنڈی ڈویژن کے امیر محمد عاطف باجوہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جسمیں مختلف اضلاع کی تنظیمی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں مرکزی امیر محترم و ناظم اعلیٰ کے علاوہ صوبائی ناظم اعلیٰ محمد آفتاب رانا، نائب امیر پنجاب اسد حسینی، سمیت دیگر نے شرکت کی۔ مرکزی امیر محترم نے ضلع بھر میں محافل مدرس قرآن کے انعقاد پر انتظامیہ کو مبارکباد پیش کی اور تنظیم سازی کے عمل کو مزید تیز کرنے کیلئے ہدایت جاری کیں۔ مجلہ الحقیقہ کی ترسیل کیلئے ٹھوس بنیادوں پر اقدامات کی تاکید کی گئی۔ جبکہ 21 دسمبر بروز اتوار کو منعقدہ تربیتی نشست کو حتمی شکل دی گئی۔

اسی دورہ کے دوران سنی تحریک کے سربراہ ثروت اعجاز قادری کی قیادت میں وفد نے مرکزی امیر محترم سے ملاقات کی۔ اور کراچی میں امن وامان کی بگڑتی صورتحال میں اہلسنت جماعتوں کے کردار اور موجودہ دور میں اتحاد اہلسنت کی ضرورت پر زور دیا۔ سنی تحریک کے وفد میں پنجاب کے رہنما شاداب رضا قادری، محمد زاہد قادری، عدنان احمد قادری شامل تھے۔ جبکہ شیران اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ، مرکزی نائب امیر علامہ حیدر علوی، نائب ناظم اعلیٰ غلام محی الدین بھی موجود تھے۔ مرکزی امیر محترم نے موجودہ دور میں فتنہ قادیانیت کے تعاقب اور اسکی بڑھتی اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کو روکنے کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بانی کریم حضور مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف خود اس فتنہ کی سرکوبی میں عملی کردار ادا کیا۔ بلکہ نوجوانوں کو علمی و عملی میدان میں بھی تربیت کی

خوشخبری

الحقیقہ کا ضخیم و دیدہ زیب

ختم نبوت نمبر

عنقریب شائع ہو رہا ہے

منجانب

ادارہ الحقیقہ نقش لاثانی نگر شکر گڑھ

فون: 0542-451997 موبائل: 0300-7766223

Monthly Mujallah AL-HAQIQA January 2009 Reg.No.C.P.L.168